

۲۱
دیوان امانت

خزانہ فصاحت تاریخی نام ہی بڑے استاد کا کلام

یعنی غلام شیریں قال ساحر حلال اگر امانت مقبول نام غنوری بال استاد ضرب المثل

موجود رعایت لفظی جناب سید غلام حسن صاحب لکھنوی

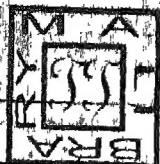
کا دیوان ہر جگہ واسوخت کا ماح تمام جہان

اے فرزند باکیا جناب سید حسن صاحب لطافت تیریا

تاجران الامر اتب حافظ محمد عبدالستار صاحب طبع حافظ دوست محمد صاحبی لکھنوی

مطبوعہ نیشنل کاپر شاد واقع محلہ نوان گنج مین چھپا

فی جلد قیمت



CHECKED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ فراموش شدہ سخن فراموش کیے نہ کیا ہو کہ جس نے بیت فلک نگاری کو بغیر عروض و سبب برپا کیا اور ستاروں سے قول
الکلام ہو کہ جو عالم زمین طبع نبوت اور دنیا میں قطع رسالت ہو اور نقیبت انیس کرار بغیر از اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کی لازم ہے کہ
جسکی تمثیل میں ہر صرح قادت کفار کی تقطیع کر کے کج حال کائنات یوان اسلام کر مرتب کیا سن بعد حقیقہ تر تصدیق خیر خیر میں خرمین ابی حسن
سید حسن تخلص لطافت ابن مرحوم و مخفوق سید انا حسن تخلص امانت مصنف یوان نہ اخذت فیض رحمت
سخن چنان عالی شان بین قد کج حال مصنف اور کیفیت ترتیب یوان نہ عرض کرتا ہی کہ جناب مرحوم و مخفوق رفیع الفصحا اکل الکمال اکل البستان
معانی بلبل گشتاں خندانی حسان زبان حسان دوران و روحی دہر و عیل عصر تحقیق بنظایہ مرقی با تو قیر خرن علم کمال اور ستارہ علم
امثال اوقات و توشع و سخن معنی جناب سید انا حسن تخلص امانت ابن میرا غا ابن سید علی ابن سید محمد تقی ابن سید علی رضوی
شہسوی کلید دار و وضع جناب علی ابن موسی الرضا علیہ الصلوٰۃ و التحیات و الشاد و لاوت با سعادت ابن مخفوق کی شہسوی ہجری میں ہوئی
میں جس کے جس تک تحصیل علم کا شوق رہا مگر بند رہوین برس سے شعر گوئی کی طرف طبیعت کو رغبت ہوئی و چہ اسلام سنہ صیغہ
اور میں نے میں عاشق شہسویان و لکیر صاحب مرحوم مشہور گوئی اور اسلام گوئی میں اور ستارہ کمال تھے اور والدہ ماجدہ سے ابن مخفوق کے اور
میان لکیر صاحب نہایت رحم و اتھا تھا اس سبب کہ ابن مخفوق کو لکیر صاحب پر لکیر صاحب کے پاس لکیر صاحب کے کہ یہ بندہ راؤ
ایک عالم کمال سے مستفیض ہو گیا کہ وہ اسلام پیش کیے میان لکیر صاحب نے اور اسلام کو لکیر صاحب کے نہایت تفریق کی اور کہا کہ اب اس میں
جب ایسی طبیعت ملی ہو تو کمال میں وجہ کمال حاصل ہو گا یہ لکیر صاحب نے اور اسلام میں پر جا بجا اصلاح دی اور امانت تخلص خیر نہ کیا
کچھ دنوں یوہن سلام گوئی رہی بعد اسکے طبیعت غزل گوئی کی طرف رجوع ہوئی غزل لکیر صاحب کو سنائی اور انھوں نے
عذر کیا کہ میں غزل نہیں لکھتا اس وجہ سے اسکی اصلاح میں معذور رہوں مگر غزل گوئی میں کسی دوست سے کمال میں لکیر صاحب نے غزل
میں انھیں لکھا دون ہیام لکیر صاحب نے مزاج ہوا اور سنہ کج خور غزل گوئی اختیار کی قصہ مختصر میں جس کے سن میں سبب اصلاح بنو
خود بخود زبان بند ہو گئی اور بدینہ شعر پر کلام کرنا اختیار کیا اس شعر کا بی و جا مشہور میں شعر گوئی درجہ کمال کو پہنچا اور آمد اور شرفا
شہر مشرق و مغرب ہو اور اکثر لوگ شاعر ہوئے اور سی عالم عروج میں بعد امتحان کمال صاحب عالم ہما یوان بخت ہمار بھی شاعر
ہو گیا کوشش تمام آدھون دیوان اشعار جمع کیا وہ دیوان ایسا ضائع ہوا کہ ایک غزل بھی اوس میں کی ممکن ہوئی پھر اسی
اشنا میں ایک اسوخت نہایت عاشقانہ اور دل چسپ لکیر صاحب نے لکیر صاحب کا ایک دوست نے وہ اسوخت ان کے پاس سے لکیر صاحب کے پاس مذکر
اسکھا اور کہا کہ یہ اسوخت باعث مہر کا جو کا کاسو امیر آدمی لکیر صاحب کے دوست اور شاعر کے پاس لکیر صاحب کا انھوں نے بہت اور اسوخت کو لکھا
لکیر صاحب نے انداز اسوخت لکیر صاحب پر اسوخت مشہور کہ شہر کا قاف ہو اور میں سوسانہ بند کا ہر شہسوی ہجری میں تصنیف کیا اس اسوخت
کے تصنیف کرنے میں تین بار ایسے ہوئے کہ نوبت ہلاکت پہنچی تھی ابھی اسوخت مذکور ناتمام ہی تھا کہ دل کو شوق زیارت عتبات
عالیات پیدا ہوا اور شہسوی ہجری میں زیارت مشرف ہوئے اور بہرکت روح خندہ جناب امام حسین بعد و سا کہ جو زبان کہ بند ہو گئی تھی
خود بخود و غمہ متبرکہ میں بعد و سن برس کے گویا ہو گئی اور سنہ کائنات میں لکیر صاحب نے لکیر صاحب نے لکیر صاحب نے ایک برین
زیارت سے مشرف ہوئے پھر واد و لکھنؤ ہوئے اور اسوخت ناتمام کو تمام کیا اور شہسوی ہجری میں ایک محفل شہسوی

کہ تمام امر اور روسا اور شہر جمع ہوئے اور وہ واسوخت باوجود اس طول کے ایک جلسے میں پڑھا گیا اور پھر بھی لوگ مشتاق رہے
 بعد اوس کے وہ واسوخت صد بار شہروں میں چھپا اور آج تک چھپتا جاتا ہے بعد اسکے احباب فرمایش کی کہ قصہ راجہ اندر لعل علی
 نظم کیجئے کہ جس میں غزلین اور شہنوی اور شہر اور ٹھہریان اور ہولیان اور بسنت اور ساون اور دادر اور چھند ہون تاکہ زبان
 میں بھی طبیعت کی جودت اور زہن کی رسائی دیکھیں بسبب اصرار ہر دوست دیار چاروناچار ^{۶۵} شہر ہجری میں یہ قصہ
 تصنیف کیا اور اندر سجھا اوسکا نام رکھا کہ آج کا خاص عام کی زبان پر جاری ہو اور صد ہا مرتبہ چھپنے کی نوبت آئی مگر چونکہ
 اندر سجھا کا تصنیف کرنا خلاف شان و تہذیب غباب مقفور تھا اس لئے اس کتاب سے اپنا تخلص نکال لیا اور باجا بجا
 تخلص لفظا و ستا و مکھیا گویا عاشقانہ غزلوں میں جو تخلص امانت تھا وہی باقی رکھا پھر ^{۶۹} شہر ہجری میں چند غزلین اور
 مسکس اور محسن اور ترجیع بند اور خمسہ ایک جا جمع کیے اور گلدستہ امانت اوس کا نام رکھا یہ بھی کئی بار
 شہروں میں چھپا اور طبع خلایق ہوئے مشہور ہو اور جب یہ مرحوم و مقفور زیادت عنایت عالیات مشرت ہوئے
 آئے تھے مرتبہ کوئی اختیار کی تھی پہلے کے ہند کے حال کا مرتبہ رزمیہ ایسا کہ اسکا کہ جو ہاں میں مضبوط ہوئے یہ
 ایسا مجالس میں پڑھا گیا اور مرغوب خلایق ہوا کہ اہل طبع نے بسبب شہرت کے چھاپ ڈیا بعد اسکے سو ستوا سو مرتبہ
 رزمیہ و رزمیہ فصیح و بلیغ مجاہدہ اردو میں کہ جن میں مضامین تازہ ہیں تصنیف کیے کہ اسکا شہر اور جمع کا شرف اور امر
 اور شہر میں پڑھے گئے اور شہرہ آفاق ہوئے بلکہ آج تک اس شہر نکلا اور اکثر شہروں میں مشہور و معروف ہیں اور لوگ مجالس
 میں پڑھتے ہیں بعد اسکے مقفور کو شوق پسلیان اور چستان اور تماکے کا ہوا کہ بڑے بڑے مکہ فہم اور معنی ہیں
 اوس کے بتائے اور جو جھنے میں عاجز آئے قصہ مختصر شہر جمادی الاول کے تھا بیسویں تاریخ بروز شنبہ وقت عصر
^{۷۵} شہر ہجری میں عارضہ استسقا سے انتقال کیا شہر گھنویں قریب نام بارہ آغا باقر مسافر خانہ میں اور آفتاب عالم کا
 کو زیر زمین چھپا یا گریان ہر دوست و نگہسار ہوا زمانہ اندوہ سے نظروں میں پرو و تار ہوا روز مجلس سوم اس حقیر نے
 اون مقفور کے احباب اور تلامذہ کی خدمت میں عرض کی کہ اس فزادہ بے مقدار کو منظور ہو کہ دیوان ان مرحوم کا مرتبہ ہو
 لہذا سب کی خدمت میں عرض ہو کہ جس قدر کلام جسکے پاس ہو اس حقیر کو عذت کرے چند غزلیں اس طرح ممکن ہوئیں اور
 اکثر غزلین جو انانہ عاشقانہ مزاج کی زبان پر تھیں کاتب بھیجکر اوصاف لکھوایا اور رسوبات مصنف سے مطابق
 کر کے داخل دیوان کیا قصہ مختصر تین برس چھ مہینے یعنی ^{۷۷} شہر ہجری میں اس دیوان بلاغت عنوان کو مرتب کیا
 اور تاریخی نام اس کا **خزانہ الفصاحت** رکھا جو کہ اب چھوٹا دیوان ہذا کا بنظر نقدر مزاج طبعی ہر خاص عام کے منظور
 ہوا پس حق تصنیف جانب الہم مرحوم سے اور حق تالیف جانب اپنی سے حافظ علی ستاد خان صاحب حافظ دوست محمد صاحب
 کو بہ کیا لہذا اب ناظرین مشتاقین اور صاحبان مطالع سے امید ہو کہ جب اس گلستان بخران کی سیر کریں اس حقیر کو بدعا جزیر
 یاد فرما دیں اور فیض اجازت صاحبان مرحومین کے قصہ طبع کا ذرا دین فقط



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شکر اوسکا ادا کر سکے کیا امنہ ہو جا
کچھ دخل نہیں گلشنِ قدرتِ بخشنِ الکا
گمراہ ہوا چونہ میمان کا نہ وہاں کا
بکھرو صدفِ چشمِ مینِ عالم و رحاب کا
موجود ہی پر نامِ ندوینِ نسبی نشان کا
شادی کہیں سچی کی کہیں غم ہی ان کا
نورق آبِ سفینہ ابھی ہو جایِ حجاب کا
جب نامِ لیا نچ نہیں اوں احباب کا
عالمِ نظر آتا ہی اگر حسنِ تبار کا
ہی جو گل بکتا چمنِ ہر دو و حجاب کا
دانندہ واقف ہی وہ ہر آنکھان کا
حقا کہ وہاں دخل نہیں ہم و گمان کا

کیا کیا ہی کرم مجہ پہ خدائی دھوا کا
تازہ ہی چمن حمد خدائی دھوا کا
جو آ گیا اس اہ میں سالک ہی صہر
دریای کرمی میں میں سو طر علی جلو
صحرا میں نہ دریا میں نہ پین نہ فلک
وکی تو کوئی غور میں قدرت کے کرم
دریای غضب جوش میں آئی غصہ
خیم اپنا وہیں ہو گیا شادی ہی میر
ہم قدرت ابد کی ہوتی میں میر
بلبل کی طبع عشق میں نا لالہ میں اوس
پوشیدہ بھلا کر سکی اوس سی سی
دم مارنی کی جا نہیں حبیب اور

لب پرمی مصع رمی بر وقت امانت

شکر اوسکا او اکر سکے کیا منہ ہی بان کا

رقم کرتا ہوں اب میں نے کتنی کام
 اس کی دنیوی خوشخبری کو دیکھا
 خدائی اختیار دوسکو دیوای خوشخبری
 دی مالک کی جنس کا قیام و کرام
 پیغمبر کیسے کہی ہیں ان عالمین
 مگر ای عابدین کی ای ورجہ کا

[illegible][illegible]

دامن لیکو و لعلی بی بی مرا ایستاد و ایستاد
 کیستی که تو را می بینم و تو را می بینم
 فصل گلانی تو را می بینم و تو را می بینم
 جلال پیرایه تو را می بینم و تو را می بینم
 خوش

[illegible]

موت آنی فیروز کو مزار ایدان ٹھیکیا
مردہ ترسکے فصل جنون کا سہی بیباں ٹھیکیا
قاہل میں کے لعل بختیاں ٹھیکیا
بوسہ بعد وصل دیا بیباں ٹھیکیا
کیم کی سوی دگو تر بیباں ٹھیکیا
کیم کی سوی دگو تر بیباں ٹھیکیا

موی کجاست که در این عالم
 نیاید و اینها را در این عالم
 چرا که در این عالم
 چرا که در این عالم

تن لاغریه سایه بزرگیا که بجزون کا
 رکهای صلیح معنی نام نمی طلوع نوروز کا
 رکون چرخه عالم نشانه های بیدوز کا
 یل دیوانه ای فتنی سیل سیل سیل سیل
 لب تشکیده فی انبی گمشا رفته مان
 بزم بار همتا خطا و اشتباهی خراب کا
 هو اما نکل گزک پشته ای طبع ز کا
 یاده السی بر کیون عشق او ششم کا
 فقط کل برین شیفه خراب کا
 طیب و تپ نو اکسی لیلی کی نور کا
 اوی مکتوب و روم که آتش کا
 و گشته و چون شمشیر که لاک کا
 پیشانی طالع که بزم از نور کا
 هو اهل زمین کو بار همتا کا
 سیجا لیجان بخش عجم کا قائل
 سر اسر مندرج عشق عاشق کا
 خط سبز تیر لب تری و هو کا
 او را دی جادو همان که بیدوز کا
 قضانی این چه جزا که وزیرین کا

تو جسم ناتوان کا نازک بجزون کا
 پسند آگاهین لونی که نازا اسکو بجزون کا
 بهار اجانه تن کیا کوئی دین و بانو کا
 یقین بهی قیامت لیلی بچکو بیدوز کا
 بهاری ویده تری دبو یا نام جو کا
 گشتا تا بهی مکتوب حسن و زاف کا
 کیا بسا و گشت کو چای مرغ کا
 پونج سکتا استیگ کیفی کوشا کا
 هو بی مرغی عاشق تها قد زو کا
 عرق بیکر که کچو او برگ بیدوز کا
 کینجای خم سی نقشه ها چشم کا
 سری گردش آگی گردی حیرت کا
 تری لیلی یایان جهان عالم کا
 بگو لا جالاکا که آسمانکوی سیر کا
 مفر و سمار ای بت تری نکو کا
 مراد یوان بنین هر قصه بهی لیلی کا
 جهان بین آج طوطی بولتا بهی کا
 سنا کرتی بین بخواب بهی فساد کا
 بهی پو پو جای تازا سکا نسی کا

۹
 زمین کجاست که در این عالم
 نظر من زانکه در این عالم
 امانت کرم و یارانی طبع کا
 توکی قربان بین بیدوز کا
 عین کرم و یارانی طبع کا
 یون فیه و خفت که بهی لیلی کا
 و انما تانند زمین و تهر کا
 کان دس لک کو فین و تهر کا
 سیکر وین بین سکا و تهر کا
 تری نکست کا و دیوانه کا
 تری نکست کا و دیوانه کا
 تری نکست کا و دیوانه کا
 تری نکست کا و دیوانه کا

موی کجاست که در این عالم
 نیاید و اینها را در این عالم
 چرا که در این عالم
 چرا که در این عالم

[illegible]

کتاب الفیہ فی علم الکلام
 فی شرح کتاب الفیہ فی علم الکلام
 فی شرح کتاب الفیہ فی علم الکلام
 فی شرح کتاب الفیہ فی علم الکلام

وقت نظارہ لیا پوسرخ رنگی شجر قدیم تو وہ سیوہ بالارہ تے اوس پر نی بھی بلوایا محل میں میری ہاتھوں سی علی شکر کھڑکشت ہوئی اس درجہ ترقی تری دیو انور	پھول اک منہ دم سیر گلستان تو کسی فی تے اسی سب ترخا لڑا آہ فی قفل در قصر سلیمان توڑا کھن پانی سر ہر خار بیابان توڑا ہو گیا شہر میں زنجیر کا جاناں توڑا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مر گیا وہ بیان میں نوک شرہ قاتل کے
 دم امانت فی ترخہ بربان توڑا

خون لکھو لسی وان ہر رخ رنگی قتل ہو کر ہی دالین باعث تری ہو وقت گریہ گزیاں ساحہ میں ہو ہو گیا غمہ گل نازہ رشک صفت سوئی سوئی اوٹھ گیا سہا سہا نہ گیسو مشکین کو کشنور جو گلستان آئینہ خانہ میں لیجا نا تھا ایدل او تاک کو دیکھا جو اوس فی نگاہ ہر مرغ دلکو میری آنکھیں لڑا کر گین ہجر کی شب کو دعا مانگی جو منہ ہو مر گیا بس نکی اوس می کتابی کیا بولی سہانہ ہلانی کی نہیں چھوٹا	ہجر میں اپنا گریبان میں گلچین ہوا خون سی پانی پیر میں اوشن حکا نگین ہوا اشک کا قطرہ ہر اک کھل کر گل زمین وا گلشن میں تمہارا گیسو مشکین ہوا خار صحرائے کو اپنی ہر گل قالدین ہوا تیری کوچہ کا ہر گتہ غل چین ہوا اپنی صحت دیکھ کر مفرور ہو چین ہوا خوشہ انگور رشک خوشہ پروین ہوا پنجہ ترکان جانان چنگل شاہین ہوا عالم بالا پر شور غرور آیین ہوا مجھ کو ذکر صحت رخ سوہ لپین ہوا اس قدر عرشہ سری تنکو دم تھقین ہوا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا نہ لانا غریب
 لکھا نہ ترخا لڑا
 نہ خنخہ نہ ترخا لڑا
 نہ خنخہ نہ ترخا لڑا
 نہ خنخہ نہ ترخا لڑا
 نہ خنخہ نہ ترخا لڑا

اوس سنیس کی کیا سوئی
 اوس سنیس کی کیا سوئی
 اوس سنیس کی کیا سوئی
 اوس سنیس کی کیا سوئی
 اوس سنیس کی کیا سوئی
 اوس سنیس کی کیا سوئی

ناتوانی ہوئی
 دست دے دے
 دست دے دے
 دست دے دے
 دست دے دے
 دست دے دے

جواب خط جو زبانی بیان کیا ہے
 رسول قاصد محبوب کو خطاب دیا
 کہ غزل میں یہ عیاں کشت و دوز
 کی ہیں کو پانی کی ہا گلاب دیا
 تو تیری ہر طرف میں شکرین دیا
 عیش و ہوا کو فریاد کی تواریخ دیا
 عین کی ہر طرف میں شکرین دیا
 عین کی ہر طرف میں شکرین دیا
 کیا کہ یہ ہر طرف میں شکرین دیا

<p>یہ دل دیکھ خدا فی بھی عذاب دیا سبیل کا بھی اللہ فی ثواب دیا زبان تیغ سی سفاک فی جواب دیا جب گل گل میں لگی آکسو گل آئی دیا جو کہ چہ خدا فی دیا تم کو انتخاب دیا کفر بخل میں مری مورت کتاب دیا وخت خشک میں جیسے کسی فی آب دیا وہاں گور سے مینے اوسے جواب دیا شرابیم فی دی سنج فی کیا دیا جبا و سکر چہری پہ چھٹیا میان آ دیا مری سلام کا تھنے اگر جواب دیا خدا فی شوق بھی یار کو حجاب دیا کتاب سوخی لیا ساغر شراب دیا تو باغبان فی مئے کھنجر گلاب دیا فلک فی تذر وہیں تلخ آفتاب دیا کتاب بکیہ کے اند کو حساب دیا قبا کی گین مری شتوخ فی شہاب دیا خدا فی خنچ چارم کو آفتاب دیا بجای آب گل سرخ میں گلاب دیا</p>	<p>میتو کی عشق میں کیا بھی کو مظهر دیا زبان خار کو جب بلون فر آب دیا سوال پوسہ ابرو کیا جو مٹی کبی دیا ہوا عشق میں قصہ بند کی خیر دیا مکر عطا ہوئی عنقا دہن ملا نایاب دیا پڑ پائی سوت کی طغی میں سحان شوق دیا وہ حجر حسن جو آیا تو یوں کلام دل دیا کہا جو شہر خورشید کس فی تکیہ کو دیا وہست ہوں کہ بھی نذر سیکہ دین دیا ہری جباب کس شمشید گلاب سے مینے دیا کہو کامر شہ مجلس کمر دنگا مسک دیا نکالوں مہل میں ارمان کس طرح دیا عطا کیا دل بریان کی ہدی ہو شہ دیا چمن سی ہونچ یار میں جو گھر بھاگا دیا سحر کو تخت پہ آیا نظر جو وہ شہ حسن دیا ہمار چ شکر کو کام آیا دفر حصین دیا چمن میں نہ کچ کیا بلبلو کو بی قصیر دیا شراب کی ہر طرف میں شکرین دیا چمن کی ہر طرف میں شکرین دیا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خدا فی شوق بھی یار کو حجاب دیا
 کتاب سوخی لیا ساغر شراب دیا
 تو باغبان فی مئے کھنجر گلاب دیا
 فلک فی تذر وہیں تلخ آفتاب دیا
 کتاب بکیہ کے اند کو حساب دیا
 قبا کی گین مری شتوخ فی شہاب دیا
 خدا فی خنچ چارم کو آفتاب دیا
 بجای آب گل سرخ میں گلاب دیا

چھوڑو افتخار و شرف و کرامت و کبریا
 و شرف و کرامت و کبریا و شرف و کرامت
 و شرف و کرامت و کبریا و شرف و کرامت
 و شرف و کرامت و کبریا و شرف و کرامت

<p>برادر ہو لو کہی دولت ال زور و کرامت گنواں دی جان شیرین پریشیز کا ہوا دلِ الفت زور و پناہ انداسی مانا عالی بنانا منہ جو ادسکا یاد آجا جو غصہ سے پس کر سب جو اتم کی گلشت سب خیال آجا جو مانی کا منہ تنگ مانہ کو</p>	<p>بننا چھین کا فضل بہاری من چمن گڑا عجیب شوق تھا حشر ہی مطلق کو بہن گڑا نیل پیر ہوا ناسو گرز خم کمن گڑا ہر ایک صغیر کا نقشہ دم و صفت بہن گڑا گل و کا باغ دین کیا رنگ لای شک بہن گڑا تو بعد غسل سیت سنگی من نام کفن گڑا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

امانت ابروی خمدار کا بوسہ لیتی ہو
 بن آگے کی نہ کچھ تمکو اگر وہ تنہا زل گڑا

<p>وہ بہت مجھ سے حق خفا ہو گیا تپ بھر سے دم فنا ہو گیا خزان ڈر کے فوراً ہوا ہو گئی چمن میں جو آیا وہ رشک بہار پس جاتا ہی دل تری حال چھو اوست رنگین سی او سو جو ہنہ ہوا اخیر کو وصل قاتل نصیب یہ سنی کیا رات بھر اٹال کبھی اوس سچا کو پایا نہ خوش کسے دون میں اوس شاہ خواب کا صبا بھی پوچھنے نہ پائی قریب</p>	<p>خداوند عالم یہ کیا ہو گیا قضا سے مراحق ادا ہو گیا چمن میں جو دخل صبا ہو گیا تو رنگ رخ گل ہوا ہو گیا یہ دانا مجھے آسپا ہو گیا پسینا بھی عطر حنا ہو گیا سراپا جو تن سے جلد ہو گیا ترانگ کیا اسی خفا ہو گیا دم اب زندگی سے خفا ہو گیا کبوتر نہ بھاب تو ہما ہو گیا ہوا دارا و کا ہوا ہو گیا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۳
 گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت
 یاد جب آئے انسانی ہر حسن کا
 اس قدر سادہ تین دیکھ دیا ہو گیا
 تو کسی کا دل درخیز ہو گیا
 ہو گیا میں درخیز ہو گیا
 غیر کا اسانہ ہو گیا
 کیا کھنکھائی میں ہو گیا
 آتش کی طرح ہو گیا
 جس سارا گشت کی زلزل ہو گیا
 کہم رفتار یہ خدمت کی زلزل ہو گیا
 اب یہ کوئی بھروسہ نہیں ہو گیا
 اب یہ کوئی بھروسہ نہیں ہو گیا
 اب یہ کوئی بھروسہ نہیں ہو گیا
 اب یہ کوئی بھروسہ نہیں ہو گیا

گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت
 گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت
 گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت
 گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت گمشت

قاتل کی ابرو زانو چھو
 کشتی کی لاشیائیں اجل گنا
 خط کو سوسا دے خوش اسو
 وصل خزان میں لگ لگا کر
 وہ طفل سلفا نظر آ رہا جو د
 بچوں کی طرح اتر کر جال
 ساتی کوں کھینچ کر
 تیرا پی پی نصرت میں
 پیام کیا اجل کا ندین
 جلیا

دشت بین چاه و کوه و دریا
 دشت بین چاه و کوه و دریا
 دشت بین چاه و کوه و دریا
 دشت بین چاه و کوه و دریا

جستار با او کھا نیکو صدی فراق کی
 دم وصل میں ترانہ امانت کھل گیا

<p>آج طوطی بولتا ہی تیر سیار دکا خاندن زنجیر میں غل ہی مبارکباد کا آج تک نیلا بدن ہی چرخ بی بنیاد کا کوہ گیسو میں عالم ہی حسین آباد کا چہرہ گل کا آنکھ میں زرخش تیرا دکا دم پر کتنا ہی سدا آواز پر صیاد کا گھر بٹ ہو پختہ مجھ ماناں آباد کا رنگ سیر اوکھ کر دل خون برافشا دکا ڈھونڈتا پھر تار ہوں گھر لٹا زمین کا غش بھی آ یا جو سایہ پڑ گیا شمشاد کا خون ہی اپنی پیرن افشان ہو لٹا دکا تیری دیوانی کو زندان چاہی نولاد کا یاد کیسے گا ذرا بھولی ہی کتنا یاد کا لین گیریاں ہاتھ میں چرخ ستم سجاد کا پیچ سحر دل توڑتی ہیں عاشق ناشاد کا طلق اپنی آنکھ کا تھا لانا شمشاد کا بلبلو نکو سر و پر دھوکا ہوا صیاد کا</p>	<p>ہر بلبل ہی گزراؤں غیر تیر شمشاد کا آ یا زندان میں قدم کس جتنی ناشاد کا شکر کہ ن کھا گیا تھا نا مجھ ناشاد کا جگمگا کرتا ہی ل غبار شمشاد کا باغ ہی بالکل سدا اوس تیر مجا د کا ہی ہمارا گلبدن کیا بلبل خوش غم واد کا خاندن زنجیر کا پابند رہتا ہوں سدا جان کر شرکان جاناں زنجیر کا لیا دیکھتا شوق سلاسل عشق زلف تیرا عشق قدر تیر میں کیا ناتوانی کا سوز قصد کس نے میں جبین یا کیا جو ہیا موسم ہی یو ارجحہ جب کبھی باز کوئی خود فراموشی تمہاری غیر کی کالم گز او گلخان سوئی منو سید میں فکر خط لکھا کرتے ہیں اوج ازل ملکوت قد جاناں کو تصور نے رولا یا بلبل عشق پیچان کا چین میں جا لیا بلبل</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عشق چکان کیونچہ نشتہ نشتہ
 عشق چکان کیونچہ نشتہ نشتہ
 عشق چکان کیونچہ نشتہ نشتہ
 عشق چکان کیونچہ نشتہ نشتہ

دام گیسو میں جو پینا ہوگا
 کام غمرہ سے بس مرا ہوگا
 اب وہاں طوطی گاؤ کیا ہوگا
 تیرا یار مرگیا ہوگا
 کسی طرح دم فتن ہوگا
 بجز میں نہ رہی دوا ہوگا
 رشتہ الفت کا پتہ توڑینگے
 تار دھوئی کا یان میں ہوگا
 رنگ لانا اس صفت ہوگا
 شہر پال اس صفت ہوگا
 یہاں جو میں زار نہ رہا ہوں
 وہاں وہ خزون سے نہیں رہا ہوں
 قتل کرتا ہے کیونکہ شے ایبت
 تیرا دھوئی کا یان میں ہوگا
 تیرا دھوئی کا یان میں ہوگا
 تیرا دھوئی کا یان میں ہوگا

جسٹہ اختیار سے فضا ہوگا
 کمر ہوگا
 کمر ہوگا
 کمر ہوگا

زلف نشین چون چشمانی خنده بر دود
 کجی صفت جانان را که بی صفت
 دل و درویشا بیکدل که تو شایسته
 صلیب و زین و زین و زین و زین
 صلیب و زین و زین و زین و زین
 نادان

بازده کارگردان ملاطفت بین مردم را میباید
 دل پر دواغ و شوقی که بخواهی از سینه
 بیاوردی و از آنکه در سینه میباید
 دل عاشق کو سید یارانی مبارک
 دی گره زلفی

[illegible]

جان کلاما بیرون پیا سبیلین
دخا حسنه منن فو قضا کند

فوقه شمس کی سند دارا یی غایبه
قلمش بر سر خطا کرد

ارواح ابدی که در شکست
لعل دل تنگ است

دل خفته

کاسه بوی گلستان بهشتی است / کاسه بوی گلستان بهشتی است
 کاسه بوی گلستان بهشتی است / کاسه بوی گلستان بهشتی است
 کاسه بوی گلستان بهشتی است / کاسه بوی گلستان بهشتی است
 کاسه بوی گلستان بهشتی است / کاسه بوی گلستان بهشتی است

چو می گویا چمن / چو می گویا چمن
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن

۲۳
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن
 چو می گویا چمن / چو می گویا چمن

دل شکفته خاک به وفقت مین آید / دل شکفته خاک به وفقت مین آید
 کام اپنا بهو گیا منہ میں بان لپو کیتا / کام اپنا بهو گیا منہ میں بان لپو کیتا
 کیا تر و جشتی کا زندا کی طرف آیتا / کیا تر و جشتی کا زندا کی طرف آیتا
 خون عاشق شمع تما نہنید کد گشت / خون عاشق شمع تما نہنید کد گشت
 تما زلیخا کا گریبان گزید دست / تما زلیخا کا گریبان گزید دست
 دیکھی مجنون فی جو مجہ جشتی کی / دیکھی مجنون فی جو مجہ جشتی کی
 استخوان مین آتش غم تو کھا کھا / استخوان مین آتش غم تو کھا کھا
 وصل ہونا یا سیر میر شیدا جب سیر / وصل ہونا یا سیر میر شیدا جب سیر
 داغ ہر زلفا جاناکا دل شفاف مین / داغ ہر زلفا جاناکا دل شفاف مین
 دست نگین مین لپی زلفا ہنر ناز / دست نگین مین لپی زلفا ہنر ناز
 طاق ابروی صنم مین خال چمن / طاق ابروی صنم مین خال چمن
 حلقہ زلفا صنم مین سپ گیار کلا کلا / حلقہ زلفا صنم مین سپ گیار کلا کلا
 یار فی دیکھا جو یوسف کو کیا کلا / یار فی دیکھا جو یوسف کو کیا کلا
 ناز سیر وہ بت قدم کہتا ہا بالاکلا / ناز سیر وہ بت قدم کہتا ہا بالاکلا
 سجدہ اوس بت کو کیا تو کلا کلا / سجدہ اوس بت کو کیا تو کلا کلا

بول اوٹھا دہشتی کی گلا / بول اوٹھا دہشتی کی گلا کب ہوا اوس جان کسے کیا لپو کیتا / کب ہوا اوس جان کسے کیا لپو کیتا	اکدن جو دور ہو میری کین شربکا / اکدن جو دور ہو میری کین شربکا مراح ہو کی یکی رنج پر حجاب کا / مراح ہو کی یکی رنج پر حجاب کا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دریا میں / دریا میں
 دریا میں / دریا میں
 دریا میں / دریا میں
 دریا میں / دریا میں

دل چاہیو کی دوا کیا کرتا
 اور خاطر سبک چاہتی
 ہر پیمانہ اپنی اہلیاں سے
 دیکھو عشقِ بستان میں
 جان جاتی ہے کہ خواہ میں
 خواہ میں اگر ہوا
 دلی چاہیو کی دوا کیا کرتا

دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان

فید سستی سیر صیاد رها کیا کرتا
ہجو کا صرصر کا بہلا کا رصبا کیا کرتا
اس سیر ہر کمر کو دنیا میں جیا کرتا
سر سیر عین سخن میں یہ خطا کیا کرتا
گل جو اس گلشن ہی میں نہ کیا کرتا
جو تری لب کی کیا آب بقا کیا کرتا
شانہ بن نیکی تری سر چہرہ کیا کرتا
بل وہ صورت کیسی و دقا کیا کرتا
جا کی پیرون میں گرفتار بلا کیا کرتا
نزد با نیر میں گاموں کو چڑھا کیا کرتا
پانی چوئی کی سزا درو حنا کیا کرتا

لیکے آیا ہو چہری میری قفس کی تری
نالہ گرم ہی اکدن کھلا چنہ دل
وعدہ دیدار کا عاشق ہی کیا چنہ
دل فی کی حلقہ کیسی تیرے آنکھوں نظر
اشک شبنم سیر ولایت کا مقرر گردن
ایک بوسہ میری دلیکی ملی عمر خضر
دل صد چاک جو سینہ ہی نکلتا باہر
ناکنا ہوں کہی کالہ بنہ کامل مدد
زلف میں ہنسکے حسینو نسہ ہی دلیکی تری
زار وہ ہوں نظر آتا جو بھی تار نظر
بچ کچھ اگر تری زلف کی مشکین ہن

دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان

شوق تماشا خواہی اسانی زیارت کا بہت
دل سیریتا جو امانت نہ رضا کیا کرتا

دیکھنا جسکو محبت کی نظر نہ کیسنا
فوج کا طوفان اوٹھو گا چشم تری نہ کیسنا
پہچ کرنا زلف کا موئی کمری نہ کیسنا
خط ہمارا لیکر دست نامہ ہی نہ کیسنا
جان اکدن جاؤ گی در دھگر نہ کیسنا
خاک پر لوٹیں گو تم ہم انہی نہ کیسنا

شر نہ کرنا عین محفل میں بشر نہ کیسنا
ضبط گریہ ہوئی کا جسے نعبدن پھر نہ کیسنا
پہلو کو دلدل لپیٹ ہی ناگن کی طرح نہ کیسنا
دم ہی یوں آنکھوں یار وہ ہنس آتا چو نہ کیسنا
انتہا کی بقاری پھر میں اچھی نہ کیسنا
جی کہ بہلا نیکو عاشق کو زمین لینا نہ کیسنا

دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان

دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان
دلف بای مودعه
نشن پیری غل حسن جمال افغان

ایسی صورتیں کہ ایک ہی وقت میں دو یا دو سے زائد آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں

آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں

آباد رکھے خانہ آباد کی صورت
 زنجیر نہائی مجھے صدا کی صورت
 بی جاہ و چشم شادین شمشاد کی صورت
 ہی ہر گز گل شمشاد کی صورت
 اس قید میں پھر خوب ہر مہیا کی صورت
 بلبیل کو دکھا دیتا ہوں صیاد کی صورت
 سرھوڑ کر جاؤ گا فریاد کی صورت
 دیکھ تو کوئی مانی دہزاد کی صورت
 دل ٹوٹ گیا دیکھ کسے جلاد کی صورت
 ہر روز ہی ہوتی ہی بیداد کی صورت
 دیکھ نہیں کیا نخر فولاد کی صورت
 پیار مجھے طیفل ہیں اولاد کی صورت
 آئی جو لفظ باغ میں شمشاد کی صورت
 ماتھے پہ لکھتے ہیں چاہی آزاد کی صورت
 پیدا ہوا انسان پر نیراد کی صورت

اللہ مری دل کو تصور ہی ہو سکے
 وہ وحشی لاغر ہوں کہ ہر سوچ ہو سکے
 آزاد تری ہی گل تر باغ جہان میں
 پہو لو کچھ چھپتی نہ نکلت سہوہ ہو سکے
 جو کھسوی جانان میں ہنسنا نہ ہو سکے
 یکے بل کہ چین میں جو اوراقی ہو سکے
 ایک غیرت شیریں تو مری لیت ہو سکے
 لٹھچین گے مری آئینہ خسار کی صورت
 یاد آیا خاک جو سبیل کا تروپنا
 گالی کو سوا ہاتھ ہی چلتا ہی اے نکا
 ابرو کو چھوٹے تو بولا وہ تھکے
 انگوٹھ کو نہ کس طرح نہ کھینچے ہو سکے
 یاد قید و لدا نہیں سمجھا میں ہی صفا
 گلزار فی عشق میں اویں مروا نکلی
 واپس صدای یہ صر مولد جانان

۲۹

ایسی صورتیں کہ ایک ہی وقت میں دو یا دو سے زائد آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں

کس طرح امانت نہ ہوں غم میں لکیر	آئینہ نہیں ہر کرتی ہی استاد کی صورت
دیکھ نہیں ایسی کسی لدا کی صورت	ہر صنف کو کسدر جب بسکما یا ہر خوب

ایسی صورتیں کہ ایک ہی وقت میں دو یا دو سے زائد آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں
 آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں آواز کے ساتھ ساتھ آواز کی صورتیں

ہوتی نہ دینا میں گیتی نام کی صورت
 اللہ مددگار ہو تانہ امانت کی صورت
 گیسو کی صورت کو کھانہ میں ہر
 دنیا کی نظر آتی ہے تو سب نام کی صورت
 منہ میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار
 عین غیب میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار
 عین غیب میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار

گیسو کی صورت کو کھانہ میں ہر
 عین غیب میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار

کس بت سے تیری نگہ لڑی آج امانت
 ہو تیرا نظر رشتہ دوزار کی صورت

دیکھ کر چہ نہیں لے سہ فام کی صورت
 دنیا سے سفر کر کے لکھ آنگہ لکھ میں
 ثابت یہ ہوا چرخ ہو گردن کا طبقہ
 آنگہ لکھ دوسرا عین محبت میں ہر اگر
 جب کسی صبا کو ہند میں پڑا ہی
 مرتی ہو زیارت کی تمنا میں خدائی
 اللہ ری آہ شراب کی تا شیر
 آنگہ لکھ کی صورت میں مجھ صورت شرکان
 انھیار سدا پستی رہے باغ جہان میں
 طفلی میں ہے تامل عالم نظر آیا
 دوران ہی سانی بخدا جلد پلا مے
 آغاز محبت میں مجھ غم نہیں بھاتا
 نخل دریاں ان میں ہی پونہ لگاوا
 دن ہجرت کا تھا مگر گیار کے لکھ میں
 وہیل بی برگ لڑا ہون کہ لکھ میں

دن تیرے ہی نگہ میں ہر شام کی صورت
 منہ لہ پہ پونہ ہوئی آرام کی صورت
 عالم کے لیے یان نہیں آرام کی صورت
 دکھائی مجھ گمراہی آرام کی صورت
 بتیاب ہو دل مسخ تیرے واسطے کی صورت
 جو فیض ہو اے بت تیری سکھام کر
 حسیانہ ہوا ہجرت میں حمام کی صورت
 اک پل نظر آتی نہیں آرام کی صورت
 نوام میں رہا پار سے باورم کی صورت
 آغاز میں ظاہر ہوئی انجام کی صورت
 گمراہی میں ہوا کاسہ جہان کی صورت
 کچھ بدتر کی ہی شرخام کی صورت
 لب پہ ہو اور آنگہ ہو باورم کی صورت
 اللہ فی دکھائی مجھے شام کی صورت
 خالق کی کرم سے رہی آرام کی صورت

ہوتی نہ دینا میں گیتی نام کی صورت
 اللہ مددگار ہو تانہ امانت کی صورت
 گیسو کی صورت کو کھانہ میں ہر
 دنیا کی نظر آتی ہے تو سب نام کی صورت
 منہ میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار
 عین غیب میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار
 عین غیب میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار

گیسو کی صورت کو کھانہ میں ہر
 عین غیب میں دیکھ کر ہون شہادہ دوار

کس بت سے تیری نگہ لڑی آج امانت
 ہو تیرا نظر رشتہ دوزار کی صورت

دیکھ کر چہ نہیں لے سہ فام کی صورت
 دنیا سے سفر کر کے لکھ آنگہ لکھ میں
 ثابت یہ ہوا چرخ ہو گردن کا طبقہ
 آنگہ لکھ دوسرا عین محبت میں ہر اگر
 جب کسی صبا کو ہند میں پڑا ہی
 مرتی ہو زیارت کی تمنا میں خدائی
 اللہ ری آہ شراب کی تا شیر
 آنگہ لکھ کی صورت میں مجھ صورت شرکان
 انھیار سدا پستی رہے باغ جہان میں
 طفلی میں ہے تامل عالم نظر آیا
 دوران ہی سانی بخدا جلد پلا مے
 آغاز محبت میں مجھ غم نہیں بھاتا
 نخل دریاں ان میں ہی پونہ لگاوا
 دن ہجرت کا تھا مگر گیار کے لکھ میں
 وہیل بی برگ لڑا ہون کہ لکھ میں

[illegible]

[illegible]

ہر چہ جو کچھ کہو غبارِ بوی
 ہر چہ جو کچھ کہو غبارِ بوی
 ہر چہ جو کچھ کہو غبارِ بوی
 ہر چہ جو کچھ کہو غبارِ بوی

دیوانہ تیرا سوسکھ کے کاٹا ہوا ہر
 شبنم کے ہین گہ نظر آتی نگوش
 باغ بہان ہین پنج ہر شہریاض کا
 اوترا نہ عصہ ہوش کمان ہار ہوں کل
 چرٹی میں متصل چو لپٹا ہر یار
 دنبالہ سرمہ کا نیندین چشم بستین
 افسانہ اپنی دیدہ بیدار کا دلا
 کاوش گئی نہ خاک بوی پر بوی پاک
 فرقت میں پہاڑ کما ہین سیمان
 صید افغانی کا قصد وہ ظالم اگر کرسکے
 ہنس منس کے چکاتی ہین غریب کیان
 چنٹے جو دیگی ہم تیری دانتوں کا کھنکھ
 سایہ کا یمن خوف نہ درویش فانی
 عشق تیان میں کہاں ہین ہر یار
 آنکھوں میں بارہ دل نہ ہوں متصل
 سوسک کا دل شالی ہین شل لکھنا
 باندھو سبکو کی ہوا باغ و ہین

سترن پہ لوں ہر آئینہ ہر چہ خار پر
 کیا اوس پر گئی ہر چمن مین بہار
 پتھر برستی ہین شجر بار بار پر
 تیوری چڑھا گئے وہ ہماری کر پر
 ہر چہ چلی کا شہ چندیلی کے ہار پر
 کوڑا لگاؤ ابلق میل نہار پر
 لکھتے بیاض صبح شب انتظار پر
 تو وہ لکھائے تیر ہمارے غبار پر
 پنچہ کا شیر کسے گمان لپٹت خار پر
 تیر و نسو ملے اور نیکے ظاہر شکار پر
 شرکان کی بیان ہین نگلیان گلوں کو
 پانی ہیر گاساک ورایدار پر
 تعویذای پری ہر چہ جاری نہار پر
 پتھر پڑین اتنی رہ کو ہسار پر
 روشن کرد گا گیند ہین بھگوئی پر
 مستی کے رخ دیکھتے دیمان مار پر
 گھوڑا اور اوٹو ہین باور بہار پر

۳۷
 دور ہمارے دوست تیار ہین
 اور تھکائی ہر کوشش ہین
 لایا ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 آئی ہوا ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 ایک آدمی ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 اسد ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 سندھ دیکھتا ہوں ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 دہائی ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 لکھو ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین

اعضا جسم یار ہین رشک گل
 کیا حسن کا چہن ہے امانت بہار پر

کہوں تیرے ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 چاہے ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین
 ہر کچھ کچھ ہر کوشش ہین

لڑکی غریب میں پیدا ہوئی تھی بڑا سچا
 ملک نامری خاطر کتاب میں تلوار
 فروغ ابرو جانان کی ایک عالم سوز
 اسی ہی غرق امانت ہو گیا بن تلوار
 ابرو کی تلوار کی قاتل پندرو
 عاشق کی دل کا شیشہ کا پتھر پندرو
 کلینک طوق کی ہوئی پندرو پندرو

لے آئی آشنا جو نہ دو چار کنجھکر لائے ہیں اپنی طالع بدیا کنجھکر تصویر میرے کنجھنا دلو کنجھکر	چاہو ذوق کی چاہ سی دریا میں چھتا سونو نیکو آپ نہ نہیں پہلو میں آؤ تم وحشی ہوں مافی صفحہ سے ہوا گواہ گوشت
ہو کر خفا چلا جو امانت کو گھر سے پار لے آئی دور سے اوپر غنوار کنجھکر	

یہ خوف ہے کہ نہ اون کے کابین تلوار چلے گی سوچ سے جام شراب میں تلوار برہنہ رکھتی ہیں وہ آفتاب میں تلوار ہر دست قاتل خانہ خراب میں تلوار کچھ لچھی لگتی ہو ایدل شباب میں تلوار چہپا کے لایا ہی قاتل نقاب تلوار گری کر سنے کل کر شراب میں تلوار اوڑھ گئی سپر آفتاب میں تلوار جو کہولی فال تو نکلی کتاب میں تلوار تو بھیجی یار نے خط کے جواب تلوار خمیدہ رہتی ہی ہی کس لب تلوار در آئی سوچ کے فرق حباب میں تلوار لگائی ہو مجھے قاتل نے خواب میں تلوار بنی گا پڑنکا ناخن رکاب میں تلوار	غضب ہو گویا قاتل کی اب تلوار کبھی گرا ابرو قاتل کا پڑ گیا پر تو پی صفائی عشاق روز مل کر مٹائے دیکھو کس کو قصر تن کی بنا خیم ہلال ہو گھر دوں پیرین بدرب وہ محو قتل ہوں سمجھا شان ابرو کو ہوا یہ غرق میں ابرو کی یاد میں سرخم چڑھا جو بام پہ قاتل سحر کو تنج کیف خیال ابرو قاتل کی کینا تاثیر لکھا جو نامہ میں مثنوی نظارہ ابرو تمہاری تیغ نگہ سے نہیں ہتھاکن ق اوٹھایا سر جو ذرا بی ثبات سستی پر خدانہ جھوٹ کرے کشتہ ہو گا ابرو کا قدم جولی گا مری شہسوار کو کوئی غیر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پہلا چہنیا رنی اوٹھ کر
 صفت اپنی بدشا فایہ ہو کر
 آئینہ اک بینہ ہو سکد ز کی گوہر
 ای دہوم ہو نہ ٹھیک کی بہان میں
 کیا حسن ہی یاد کا دریا ہو سٹور پر
 شخ بنات یار کی ادنی کو جھیکا
 دل نیشکر کا گھر ہو پور پور
 ذلت وہ عرو میں رہا گھر کی
 آکر دیکھتا کہ چوڑائی میں گوہر
 رخ بہت مرثہ کا دل دھڑک

۳۸

نیرنگا شہین میں شباب ہو
 سونو طرح خیمہ ہاوی شہینک
 کیا شیشہ شراب کا بھرا ہو
 روشن ہو حال خیمہ کے اندر
 اگر نہیں ہو خیمہ رہا ہو
 نفرت ہو اس قدر ہو
 مہو کی بندش خیمہ ہو
 سونو میں چوڑی ہو خیمہ ہو
 عیان ہو کا بعد نہا ہی راہ

چوڑی ہو خیمہ ہو
 سونو میں چوڑی ہو
 عیان ہو کا بعد نہا ہی راہ
 چوڑی ہو خیمہ ہو
 سونو میں چوڑی ہو
 عیان ہو کا بعد نہا ہی راہ

اقلیا کا گمراہی
 دو گنہ گار کی کشتی میں
 جی کشتی میں
 غلام کا ہتھیار
 دل جھلکا ہی عشق پر
 قاتل کو نہیں
 گریہ کی گونج
 عرصہ کی شہادت
 چاہو کھانسی
 دولت

عالم سید جلال شاہ صاحب
 قاتل مر کے گشتہ حضرت جرم ہو
 زندان میں جھبھاسیرنی گڑی لیریا
 لوتل کے ٹکڑے ہر در و در اور ہر لگا
 دل روز اول پنا کیا ٹکڑے خوش

دولت کہا کئی مرد کی جو ہر ہین اک
 قاتل مر کے گشتہ حضرت جرم ہو
 زندان میں جھبھاسیرنی گڑی لیریا
 لوتل کے ٹکڑے ہر در و در اور ہر لگا
 دل روز اول پنا کیا ٹکڑے خوش

ابر کی کاٹ کا حوامانت لکھا ہر صفت
 حاسکی ہر زبان دم سریر بارہ دار

آج چھوڑی ہر مردی پس شان
 پہول ڈال ہین نہارون نگہ گینا
 ساتھ سوارو لوتل چاندی ہر بارہ صبر
 اوس تہتی ہر زمین را کوس لجا آون
 تیر و دی خال پر خال سید کو دینا
 سبزہ خط کا گمان بجا و زناک بن
 دم میں نیاسی بھی ملک مہم تک کی گیا
 خاک میں ملجا حسینو کو جو کر نا طبع
 بقراری ہر ہین ای ہر حرک بل نجا
 سکہ ہار داغ دل گل ملک تہین حلق

کی مشیت صلت بکر کو ساتھ امانت قضا
 دم بیان ٹوٹا پڑی دہان ہو گری گریان

یادون نخوت ہر جو کتہ تہر سر افلاک پر
 ہاتھ اوٹھا کر زلیست وہ ہر جہاں پر

ایسی تیغ یہ نہ منصب جاگیر بارہ دار
 رکھ خلق ہر چہری نوم تکسیر بارہ دار
 مانند تیغ ہو گئی زنجیر بارہ دار
 قاتل مرکان ہر کوی تعمیر بارہ دار
 اوڑا جو خلق سے تو ہوا شہ بارہ دار

رویف
 سید ہملہ
 ہر کوی تعمیر بارہ دار
 قاتل مرکان ہر کوی تعمیر بارہ دار
 اوڑا جو خلق سے تو ہوا شہ بارہ دار

ای قہلی کوئی حلقہ کر دیا پاس
 ای قہلی کوئی حلقہ کر دیا پاس
 ای قہلی کوئی حلقہ کر دیا پاس

[illegible]

کتابخانه داران کمالی که این کتاب را در کتب خانہ خود محفوظ دارند و در کتب خانہ خود محفوظ دارند و در کتب خانہ خود محفوظ دارند

نظر میں پہرتی ہیں اک نوسال کشتا
شراب محفل ساتی میں شیخ حنی فی پی
خدا کی شان خدائی میں یاد آتی ہو
جیسا ہے پتہ پتا ہو خوشید پر دیش
زیادہ دیر و حرم سے خدائی خلقت کا
یہ جی میں آتا ہے پس بر کمال کسوید
حلال کرتا ہے راہی بخت نصیحت سے
شفیق ہیں ہوتا ہے شک افتا کا کھو
ہوا کی گھوڑی پر رہتی ہیں صبح و شام
نصو رنخ و گیسو میں زندگی بوال
پہنسا میں جال میں مہیا کو لاکھوں
مکر کی لفظ لکھا کرتے ہیں کرم
اکیلے گہ میں جو ہیں جس دور کشتا
نصو رنخ موزوں میں پڑتے ہیں
مہینوں بھوت قرآن ہی ہم میں

مرد و خست میں ہم جیکہ خار دیکھتی ہیں
کمالی شیخ کا یہ حلال و حرام دیکھتی ہیں
بتوں کو ہم سے رہیں جہاں دیکھتی ہیں
وہ چاند جا کی جو بالای بام دیکھتی ہیں
بتوں کے کوچے میں ہمارے دیکھتی ہیں
جہاں و سکرن یہ خط بنی قائم دیکھتی ہیں
ہم آپ کب سوئی آب جہاں دیکھتی ہیں
جہاں کا اوس کھن دیکھتی ہیں جہاں دیکھتی ہیں
وہ کب سوئی فرس تیر گام دیکھتی ہیں
اجل کی راہ ہم اب صبح و شام دیکھتی ہیں
گرہ میں اپنی نہیں ایک ام دیکھتی ہیں
نشان جب نہیں ملتا تو نام دیکھتی ہیں
کہا کہ ہٹ در و دیوار نام دیکھتی ہیں
خیال رخ یگانہ ستان نام دیکھتی ہیں
تمہارا مصحف رخ لاکھ نام دیکھتی ہیں

خدا کی جنکو امامت دیا ہے وہ ہنسا
وہ چشم لطف سی اپنا کلام دیکھتی ہیں
واجو کی اوس ناز میں کھن دیکھتی ہیں
جب نہانی کو وہ اوترا ناگزیر دیکھتی ہیں

مرد و خست میں ہم جیکہ خار دیکھتی ہیں
کمالی شیخ کا یہ حلال و حرام دیکھتی ہیں
بتوں کو ہم سے رہیں جہاں دیکھتی ہیں
وہ چاند جا کی جو بالای بام دیکھتی ہیں
بتوں کے کوچے میں ہمارے دیکھتی ہیں
جہاں و سکرن یہ خط بنی قائم دیکھتی ہیں
ہم آپ کب سوئی آب جہاں دیکھتی ہیں
جہاں کا اوس کھن دیکھتی ہیں جہاں دیکھتی ہیں
وہ کب سوئی فرس تیر گام دیکھتی ہیں
اجل کی راہ ہم اب صبح و شام دیکھتی ہیں
گرہ میں اپنی نہیں ایک ام دیکھتی ہیں
نشان جب نہیں ملتا تو نام دیکھتی ہیں
کہا کہ ہٹ در و دیوار نام دیکھتی ہیں
خیال رخ یگانہ ستان نام دیکھتی ہیں
تمہارا مصحف رخ لاکھ نام دیکھتی ہیں

دست بدوئی دیکھا تھا میں نے
 دیکھی کہ کسی یاسی نے غم وقت میں
 دین آواز دینی آواز میں ہرگز
 ہرگز کوئی دیکھ کر اس ہرگز کوئی
 خفا کہ دیکھا تھا میں نے
 دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے
 دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے

یون میں اور خوش رہ کر دیکھا تھا میں نے
 اس قدر روٹا ہوا نہیں دیکھا تھا میں نے
 جبکہ بیکل چلیاں گرد لہنی لہنی میں
 مسی ملکہ تھوکی گزرا لہنی میں

یون میں اور خوش رہ کر دیکھا تھا میں نے
 اس قدر روٹا ہوا نہیں دیکھا تھا میں نے
 جبکہ بیکل چلیاں گرد لہنی لہنی میں
 مسی ملکہ تھوکی گزرا لہنی میں

یون میں اور خوش رہ کر دیکھا تھا میں نے
 اس قدر روٹا ہوا نہیں دیکھا تھا میں نے
 جبکہ بیکل چلیاں گرد لہنی لہنی میں
 مسی ملکہ تھوکی گزرا لہنی میں

شہ راہ بحر الفت میں چلا چل خط
 ای امانت کہ نہیں بخون رہے تھیں

شہ راہ بحر الفت میں چلا چل خط
 ای امانت کہ نہیں بخون رہے تھیں

شہ راہ بحر الفت میں چلا چل خط
 ای امانت کہ نہیں بخون رہے تھیں

تھیں محفل میں ادھر جاوے ہرگز
 غیرت مہر ہی اوس شگفتہ قمر کی گردن
 نہ کلائی ہو نہ شانہ نہ سپر کی گردن
 جسکا خورشید کا پہر ہو قمر کی گردن
 نہ ادھر کی نہ ادھر کی نہ ادھر کی گردن
 ہی نہ پابند ادھر کی نہ ادھر کی گردن
 کہ گئی آج مگر مرغ نظر کی گردن
 ہوئی شتاق اگر سلاک لہری گردن
 خم نظر آتی ہی ہر اہل ہنر کی گردن
 کاٹ لی تیغ سے چھ سینہ سپر کی گردن
 دیکھ ہی سنی ندیکھی ہوشجر کی گردن
 دم نکال جائیگا زانو سی حوسر کی گردن
 ای میجا اسی کنتی ہیں اشکر کی گردن

کٹ گئی رشک سی خستہ جگر کی گردن
 ایسی دیکھی نہیں پر نور بشر کی گردن
 رو سیا ہون جہاں جتنی ہیں ناقص ہیں
 فلک حسن کہوں اسکو نہ کس طرح ہلا
 پہلے اندہ یار فی شرما کی مجھ سے شعل
 رند ہوں جگنو نہیں سچہ دزنار سی کا
 تیغ ابرو کی نظاری فی لہو رو لویا
 ہی ہیزیت ہی تنفر کہ لگاؤں بہا لپسہ
 سر کشی عیب سمجھتی ہیں لا اہل کمال
 ہاتھ دیکھ جائیگے قاتل لگا تیرا ہی
 نخل قامت میں گلا یار کا ہی جلوہ نما
 زلست منظور ہی میر تو نہیں لہو
 دیکھ ہی نگلی اوس کر گامین جگنو

کٹ گئی رشک سی خستہ جگر کی گردن
 ایسی دیکھی نہیں پر نور بشر کی گردن
 رو سیا ہون جہاں جتنی ہیں ناقص ہیں
 فلک حسن کہوں اسکو نہ کس طرح ہلا
 پہلے اندہ یار فی شرما کی مجھ سے شعل
 رند ہوں جگنو نہیں سچہ دزنار سی کا
 تیغ ابرو کی نظاری فی لہو رو لویا
 ہی ہیزیت ہی تنفر کہ لگاؤں بہا لپسہ
 سر کشی عیب سمجھتی ہیں لا اہل کمال
 ہاتھ دیکھ جائیگے قاتل لگا تیرا ہی
 نخل قامت میں گلا یار کا ہی جلوہ نما
 زلست منظور ہی میر تو نہیں لہو
 دیکھ ہی نگلی اوس کر گامین جگنو

خج زرد عاشقی کلنتی ہیں
 خج زرد عاشقی کلنتی ہیں
 خج زرد عاشقی کلنتی ہیں
 خج زرد عاشقی کلنتی ہیں

ہاں پہلے ہی اس کے لیے شکر ہے
 ہاں توئی کا مری غمناک ہے
 سب سے پہلے ہی اس کے لیے شکر ہے
 سب سے پہلے ہی اس کے لیے شکر ہے
 ہاں توئی کا مری غمناک ہے
 ہاں توئی کا مری غمناک ہے

لحد نہ ہو کہو لے مری غلو خاطر ہنوز گناہانہ میں تیر مرثہ کا لگائی ہیں فراشی تنگی جو آہنی شجر سبز کہ نیکو پانی کنوین کا عرق ریزہ ہی آتش گل سولہ لگیا ہی کیا دانت غنہ بدن پر گلونکی ہی قلیان کشی حسن محفل کشش لذت شوق و صلت دیو	زمین کو تلے آسمان کہنیتے ہیں عبث چلے ابرو کمان کہنیتے ہیں ہوا خواہ کیا ڈوریاں کہنیتے ہیں عجیب چاہ سے باغبان کہنیتے ہیں چمن بادۂ ارغوان کہنیتے ہیں مری پوست کو استخوان کہنیتے ہیں نزاکت سے کیا کیا دیوان کہنیتے ہیں لبو لے وہ میری زبان کہنیتے ہیں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خدا تیرے آج رکھ لے امانت
 وہ خنجر ہے امتحان کہنیتے ہیں

آنسو وان ہیں لکھ سیر کھیاں اپنا لگا ہی رہیاں جو اس کے خیال یہہ روگنا نہیں تر عاری رضا خان دندا کا بوسہ لگتا رہتا ہوں یاد کیونکر نہ جامی ماری کی دست نالی تنک عصیا کا بعد مرگ جو آیا مجھ خیال ناقص ہوا نہ رتبہ کامل سو سرفراز سوئی مکر وہ قبر میں زلفیں بہیں ہلا کتے ہیں پنج ناز کی گہر نہیں سویم	موتی پر در پہون تیکر بال بال میں آتا نہیں ترانہ ریل بل خیال میں تلوار ہی کہنچی ہوئی دست بلات میں موتی پہر ہوئے ہیں دھن ال میں منہ لگے نہیں مکاری خیال میں مردہ نہا گیا عرق الفحال میں ہوتی ہے بد کے سے چمک کپال میں شوخی بہر ہوئی جو تری بال بال میں یار دھک پھول ہیں قاتل کی ہال میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں
 غم نہ اڑان کہنیتے ہیں

۴

موتی پر در پہون تیکر بال بال میں
 آتا نہیں ترانہ ریل بل خیال میں
 تلوار ہی کہنچی ہوئی دست بلات میں
 موتی پہر ہوئے ہیں دھن ال میں
 منہ لگے نہیں مکاری خیال میں
 مردہ نہا گیا عرق الفحال میں
 ہوتی ہے بد کے سے چمک کپال میں
 شوخی بہر ہوئی جو تری بال بال میں
 یار دھک پھول ہیں قاتل کی ہال میں

دل نشستم و شعله رخسار صدم کا
 پر دانه من اس شمع کا ہونے کا
 روینکا سو پوری ہر سلسلہ دارد
 مردیکو لپیو سر ستم آب دان ترین
 آفت زده کا رنگ بدل نام ترین
 سحر بنین برون کا بدل نام ترین
 عشق مرقہ یارین لایسہ ستم ترین
 پیوست یو زشتیو الی در بیان ترین
 اطللس کا شلو کا نہ ہونے کی در بیان ترین

مہر بچہ کا ہر جو شکر کرین
 و لغو سے سلسلہ کے لئے در کرین
 پروا اور دہام نہ اس شمع پر کرین
 سونیکا شغل کیون ہم ہی سیر کرین
 نالی یہ وہ نہیں ہیں جو میں کرین
 خالی ہمارے واسطے آئینہ گہ کرین
 پوشیدہ گیتو نہیں وہ اپنی گہ کرین
 شب کو خیال نہ ہو تو در کرین
 تپلی کی طرح یار کی آنکھ میں گہ کرین
 اشنو نہ خوشک صورت آب گہ کرین
 مردم ہر گاہ سے جو تہہ نظر کرین
 میری جی حسین نہ یہ در کرین

روشن ہونام دو تو ما ہی تا بامہ
 شانہ بنائین ہاتھ سے صندل کا ہم
 چھپکے داغ ہیں رخ روشن کو ناگو
 چاندی ہر اپنی رود تو تا ہر خواب
 بولا فغان غیر ہنسکدہ سنگدل
 گہ چھوڑین عشق رخ میں جو تہہ و نا
 سوئی میاں کیوچ سی کیسین شگاف
 یاد آئی دن کو زلف تو او نہیں ہو
 ہر صاف بوسہ کی بکرا بین چشم کا
 دندا کو عشق میں جی پائیں ابرو
 آنکھ کی تل سفید ہون جی تم سے
 صندل لگانی کا کہے یہاں ہر بھلا

دل نشستم و شعله رخسار صدم کا
 پر دانه من اس شمع کا ہونے کا
 روینکا سو پوری ہر سلسلہ دارد
 مردیکو لپیو سر ستم آب دان ترین
 آفت زده کا رنگ بدل نام ترین
 سحر بنین برون کا بدل نام ترین
 عشق مرقہ یارین لایسہ ستم ترین
 پیوست یو زشتیو الی در بیان ترین
 اطللس کا شلو کا نہ ہونے کی در بیان ترین

۴۸

ہوتی نہیں خضیب امانت شہر حال
 اوقات ہر بار میں کب تک لبہ کرین

سبیل سے جو عشق رہا باغ بہار
 ای تیر گلن چان نہیں زانہ گمان
 نالان ہی بیل کی روشن باغ بہار
 کاٹھی جو پڑی پیاس سے گل کرین
 تن او سکا ہر با پیرین آب دان

اوجھادوں شاد و سدا زلف تبار
 کیا نعل ہی ترا صد گہ باغ بہار
 اوقات لبہ اپنی ہوئی شور و فغان
 کیا خام ہوا لگو ہمارے مضامین
 خورشید یہ ہر عکس فلک آب دان

دل نشستم و شعله رخسار صدم کا
 پر دانه من اس شمع کا ہونے کا
 روینکا سو پوری ہر سلسلہ دارد
 مردیکو لپیو سر ستم آب دان ترین
 آفت زده کا رنگ بدل نام ترین
 سحر بنین برون کا بدل نام ترین
 عشق مرقہ یارین لایسہ ستم ترین
 پیوست یو زشتیو الی در بیان ترین
 اطللس کا شلو کا نہ ہونے کی در بیان ترین

دل نشستم و شعله رخسار صدم کا
 پر دانه من اس شمع کا ہونے کا
 روینکا سو پوری ہر سلسلہ دارد
 مردیکو لپیو سر ستم آب دان ترین
 آفت زده کا رنگ بدل نام ترین
 سحر بنین برون کا بدل نام ترین
 عشق مرقہ یارین لایسہ ستم ترین
 پیوست یو زشتیو الی در بیان ترین
 اطللس کا شلو کا نہ ہونے کی در بیان ترین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دانی بین استندیکر بیان هر قسم
 الفقهیه فصلتو نیزه جبین برزیز
 ارسلک تان کالو کالی کالی
 بلوغ علمک حسن و غن متفق
 یز لا احسان قریب
 مست

ہوتا اگر نہ عاقل کا دماغ نہ ہو تو کس گنہگار کی ہوتی ہے
 دیکھتا ہوں کہ کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے
 کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے
 کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے

کونسا ہستیوار سنی یہ غافل نہیں
 مسلح قضاہ ہے یہ کوئی قافل نہیں
 دود آؤ فقیس ہے گردہ چھل نہیں
 عاشق دیوانہ ہوں سنا نہیں جان نہیں
 گو کہ تو فانی ہے لیکن ت کی فانی نہیں
 ای تیان سنگدل تہ کا اپنا نہیں
 خون لگا کر میں شہید بنیں ہوا نہیں
 اور بس کوئی کتاب بنی پسند نہیں
 ڈوبی کا خوف کشتی کو سہا نہیں
 لاش ہو لیے نہیں تابوت چھل نہیں

سست ہن عام ہی مروتان دراز نہیں
 دیکھ کر کشتہ کھول ٹپا تو یوں ہلا نہیں
 ہی مکہ کسلے ای لیلے ناقد سوار
 ای پریر و خجوا کیوں جھٹکے سیاہ نہیں
 جاہلاد گفت گو مجھے نکرنا صبح خوش
 سخت باتوں کی کیونکر کیونکر خوش
 فی الحقیقت ہوں تیل خجور کا نہیں
 آتش غم سے جگر کو بوختی سحر نہیں
 لب از کج کریم کی کیونکر نکلے ای نہیں
 گمراہ ہو گیا تو اسی جھون جگر کو نہیں

ہر پل میں چھوٹی چھوٹی چھوٹی
 خطا گری رہے مصحف عارف کیوں نہیں
 سوہنہ بیابان کیوں نہیں
 نکال کر یہ خرم دل پرانی نہیں
 کچھ کچھ دین دے بالکل ہیکل نہیں
 غم ستاری کیونکر دیا نہیں

ظلم کرنے میں امانت پر جو ناحق ای ہو
 شاہد اپنی دل میں سمجھے ہو خدا عادل نہیں

بھجھین گلزاران بھی انگیلا کی مان
 تختے لگائے قبر نے اپنی دکان نہیں
 خورشید لگائی کرکس بامان میں
 مٹی کے ہر دلیل ہی ہر یکے کان میں
 پرکھ ہی گوش گل کے لگاؤ کان میں
 سودا غصہ ہے حسن بتا کر دکان میں
 رنگاری چہت لگی ہر گلابی مکان میں

نے پردہ ہو گئی وہ لگاؤ کی کیا
 جالا کی سنکے در کھن کی جہان میں
 بہت آسمانی دیکھ کے اوسو مکان میں
 ہے خاک مٹی جو ہر ذاتی جہان میں
 بدل کے گر کے ہیں سہا جہان میں
 وحشت ہو دلوں کے دیکھو دکان میں
 گرد و آج حسن تختہ گل ہر جہان میں

عاشق کی حیا ان جباران میں
 بات سب کو کمانی کی نہیں
 شہید ہے جس میں جہان میں
 صبح ہی ایک پاشا میں
 صبح میں شہید ہے جہان میں
 صبح میں شہید ہے جہان میں
 صبح میں شہید ہے جہان میں

کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے
 کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے
 کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے
 کس گنہگار کی ہوتی ہے کس گنہگار کی ہوتی ہے

[illegible]

بہارِ ناز و محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔

بستجی کی جو ہوتی ہے کبھی تھک جاتا
مختسب رہے بیخاندہ نہیں ہوتی تہذیب
رخ گلگون کا جو قاتل کے پڑی مہم
سادہ ریونو کی سہل کھڑی دماغ
قبر میں سوئیں پہلے پہلے چہرے میں
خیر سے آئی مری اس جو وہ نہ فرما
خیر سے جسے ہر اور گل کو پہنا پونسا
آسمان کو نہ ہم لطف سے غالی ایدل
ناصحا عشق کے دریا میں ڈھلا تا ہی کسے
دیدہ توست جو رومال کا گوشت کھانچا
چھلکے ہی قبر پر وہ چڑھتی آئی نوحین
اور گلیا میں جو تھکتے تو کجا رہیں
خون سی ہو دامن گردن مقل

ایسا پھر تاہم ہر کہ جسے کہتے ہیں
ہو چلتا ہے وہ ساغر کہ جسے کہتے ہیں
می وہ ہو خوں کبوتر کہ جسے کہتے ہیں
آئینہ ہے وہ سکندر کہ جسے کہتے ہیں
لطف اوٹھایا ہے وہ مرکر کہ جسے کہتے ہیں
دور اس طرح گردن شکر کہ جسے کہتے ہیں
دل ہو مایہ سے وہ باہر کہ جسے کہتے ہیں
اصح فین ہی وہ گوہر کہ جسے کہتے ہیں
دل مری وہ شہنشاہ کہ جسے کہتے ہیں
موج زن ہو وہ سمندر کہ جسے کہتے ہیں
لائی ہو لونکی وہ چادر کہ جسے کہتے ہیں
ابلی کا ڈون وہ سر پر کہ جسے کہتے ہیں
ایسا ٹرپون تیر خیر کہ جسے کہتے ہیں

بہارِ ناز و محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔

بہارِ ناز و محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔

گیر میں کس آئینہ رخسار نے دکھا ہوا قدم
آج امانت ہے وہ شہر کہ جسے کہتے ہیں

دوڑا او آنکھ کو نہ صنم عین ہیں
دیکھو جو دانستار سوچ کیلانی راہ
آمد جو او میں کی ہوئی حیدر گاہ
پڑتی ہے آنکھ شعلہ شعلہ پہاڑ

سوچ آئی ناز کی سنی بائی گاہیں
سوئی پروئی چشم نے تارنگا ہن
آنکھ میں سجایا ہیں آہودان عین ہیں
روشن ہے گیند یار کی تارنگا ہن

بہارِ ناز و محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔ ہر ایک کو ہر ایک کی طرف سے محبت کی لہر لگتی تھی۔

عالم درخت است چنانچه چنانچه
 بزم عالم درخت است چنانچه چنانچه
 بزم عالم درخت است چنانچه چنانچه
 بزم عالم درخت است چنانچه چنانچه

هنگامی که خاص این است که درخت است
 صغیر که سبب بیکار و کسلانیدار
 نمی آید و وضع بد و غمناک
 صد آگله و نشان و پستان
 بهلوهن چون بر این بد و غمناک
 گزنی کی بی نهوگی چادر که صفت چم

ردیف واو

باغ عالم من دلا محو رخ جانانه
 فصل گل مین آن دل من آن
 ای دل خوش قدح جلوه جانانه
 عشق بلبل من شک لیلی کو چو دل یوانه
 دور می بین گرنه ایدل ساقی مستانه
 می گلشن گر نگار فرگس ستانه
 صحن گلشن من جود قصان ساقی مستانه
 میری آه سر آتشکده هو جا
 بزم عالم که حسینه من عجب این
 ان پیر و شوین سر اسیر بلا
 عشق من این سن لاف که ایستاده
 هر دکانی که خیم مستونکود و سگ

سنگ را بیند و زمین و خضر آید
 هوی چهره کی صورت شوخ و خندان
 شرابی زاده من متقی هوان به خوار
 لیس و خوی جوانان چمن چمن
 گلشن غار چون آغوش لیل و ناز
 رکوبین تپان حق جاد که طیار من

عند لب و دس گل کار و شمع کا پرده
 ساقی شوش هوی پوشیده و پنهان
 ای چراغ چشم شمع طور کار و ده
 قصه مجنون زمانی من مرا افسانه
 گردش ایام محکو گردش بجای
 شیشه شمشاد شبنم می سوگل جانانه
 کبک سودا هو طاعت من یوانه
 برف خانه ناله سوزان آتش خانه
 جان یون پانه دی و شمع کو پانه
 ای دل و حشمت زده نماند تو در یوانه
 بانه من لیس و گنگبی مثل سار آستانه
 شیشه هو انجی لعل من بانه من یوانه

نظر این است که درخت است چنانچه
 بزم عالم درخت است چنانچه
 بزم عالم درخت است چنانچه
 بزم عالم درخت است چنانچه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

دلی بیخوشی کی حالت میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں

روایت ہا

عشقِ تباں کو پوچھنے نہ یاد کیا تو
 کہتے ہیں سب مجھ کو بڑا بیوقوف ہی یہ
 اچھا ہر روز پھر نہ فرقت کی شہلا
 کہتا تھا دلہن میں کہ نہ عاشق ہو
 تصور کیا اٹھ سیکے اور نہ سو سنا
 شاہِ ختن کو دیکھ کہ بولایا ہوسٹل
 کیا نسبت اپنی آہ سہیلی کو خیر کے
 کہہ دین نہیں لڑا ہوں چوٹی کا پیر
 ہر دستِ شاخ پر زگرگیں تھی ہر ابرو
 موسیٰ کا بچہ ہو نہ سست آشکار
 پوچھا زمین کو می نہ پر جو میں لڑی
 چوٹی نہیں سکتی ہی ایک لفظ بچت
 عاشق کو دیکھ گالیاں کہنے لگا وچ
 اوجھل شہم سرگین کا ہوا کہ قسب
 شہد کہ سینے توڑی تیرا چاہی نہیں
 اور میں تم کی بھر میں اپنے ہوش نہ

شیریں لبو کی عشق میں ہر لمحہ زندگی
 الفت کی چاشنی کا امانت مزا ہی

دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں

دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں

دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں
 دل کی باتیں سن کر دل میں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۴۹
 وزن بحرین اناج پوچھن اچھا
 کھلے پین ہی توبی سنگل
 چھوڑ پھوڑ تہ پوچھ پوچھ
 بوسہ اربش کا والیکے اوچھ
 قرضہ لار کا یہ کر رہے تھکے
 ننگا ہنسنے چکا رہے
 ثقہ ہی

[illegible]

لے گئے نام علی اما نہ تم **
جب فرشتوں سے گفتگو ہو

ابرو دینا پون هیو طوطی تیر کاکه
 حسن دیفندی زانی یمن بیدار
 صفت کو بی غفلت و سرافراز
 ایام نو بینا من جوادکی تو شال
 روح کنی که در شکال به پیشگاه
 بنام تو سرکش حجاب مایه

کما فی سیرۃ طیبہ ص ۱۸۸
 چاند کون کی سندہ دریا کا
 شیشون میں یکبارہ سلطان
 پیر چوہدری کے دریا کا
 تہتا ہے جو فیصلہ کر کے
 یاد دہ کہ وصل تو دل
 ہرگز لگائی نہ مان چوہدری
 کما فی سیرۃ طیبہ ص ۱۸۸
 کما فی سیرۃ طیبہ ص ۱۸۸
 کما فی سیرۃ طیبہ ص ۱۸۸

اوسکی دانستہ سے میری تنگ مزاجی کو
کارگر ہو گا کہ مجھ پر خم جگر کا رہی ہے
طاثر روح کے اور طبعیائے طیار ہے
آج پوشاک سرے شوخی رنگ کا رہی ہے
بات چوٹی کی سنو سانچ چادر ہے
تہہ بہہ دشمن نہ خالین کنو ان کو ہے

نیز مضمون در ذلک انجمنین پندگشتا
 چایین مرهم کوی بهمان و گاه
 قفس شمع شکسته نفسکی تپلی
 آسمانک نظر ہے بجای اللہ
 زلفیہ چان پس ازین کو میار
 شوق چادر خراگاتری در مجھے

[illegible]

من نے فکر محسن
کے تھی پیار ہی اس

چین آفاق میں اکدم نہید
ہرزہ گوئی کی امانت

مین جان و زنگا آپ چاں بیجے
 دامن کو چھوڑے تو گریبان لیجے
 عاشق کو شکل و مکیہ کے پہچان لیجے
 دل پہچنے خدا کے لیے جان لیجے
 پہلے مری کفن کے لیے تہان لیجے
 تربت میں ہاتھ پاؤں ذرا تان لیجے
 مر جا بیٹے نہ غیر کا احسان لیجے
 نہ میں ہمارا نہ ہو جو اک بان لیجے
 لحد ہیچ نیکی کوئی تان لیجے
 بخیر ہی سہاں کا گریبان لیجے
 آنکھیں لڑاکی چور کو پہچان لیجے

پختہ بے گاہات سری مان لکھ
 دست جنو نکا ہی بدہ شادہ میطرت
 لب شک چشم تر ہو زبان ال پھر
 مرنا مجھے قبول ہے صد نہیں قبول
 خلعت خریدیے نہ دو کا نسلی پی پر
 شانہ ہلاک اور ترا ہی وہ شوق شگدل
 بابائی نہ نزع میں او سکور شیب
 مر جاے ایک دم میں اہو تو کو سکور شیب
 ہی صبح وصل وقت شہانا ہی اسی غم
 کتنا سوئے جنون میں تو کو کو سکور
 محفل میں کسی آپ پہ نہ دیکھو نظر

[illegible][illegible]

[illegible]

<p> پرتو نکا ستر شمع گل میں بنیں بکری دل پر لگی ہے جیسے خیال تنہا کی چڑ انگیا ہر ایک بت کی مگر چشمہ زکری </p>	<p> لبر زہر ہول کی یہ کٹو یمن جنگ ہے پامی خیال اہ محبت میں لنگ ہے نہ گھلے پڑا ہوا لب یاسی گنگ ہے </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوں تنگ ان زمانہ آفات پر سہی
قیدیات بھی مجھے قید فرنگ

محال معینہ و نگاہ بڑا بیدار
کہاں ہوں توں میں نے گلوں کی راہ
پری کہتی ایسا کہ کی جہنم میں
بہاں آسین تیرا کس کی گوارا
مہ انجم کو تو نے سبک نظر ہو
تصویر میں کسی ہو تو افشا کا
شب میں بجا کر چاند نہ بجا کرا
نہ ابرو فی نہ چشم فرسوں کے
کوئی حاضر جواب کہان فی کرا
نشان گل کا ہوا لاغر بد پر آشکارا
سرا کی فکر میں گے کٹی جنے کا
چڑھا نا صنف میں مانی کا کلب
چلن غیروا نے فکر کو جہر کا
نظارا شیخ حی کوئی کامیاب

۴۲

یوں کہ جو شخص پہلے بتا
 خواہ اس کا دل کس گمان میں ہو
 عزت و شہرت میں گمان میں ہو
 شہرت میں پہنچے ہی سے اس کا دل
 ان کے دل میں پہنچے ہی سے
 یہ تفرقہ کہنے کو گریہ و زاری
 اس کا دل گریہ و زاری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا

<p>اگر پر جاوے تارک بالکل غم و غمی ہے کنواں اندہا ہی کیلئے وہ فن بین بین مری شک قبر پر کیا فلک کی بہاری ہے پہنکر پیران ابکی نیست میں مانی ہی بگو دوں مری گردن کی کیا کیا ناکی ہے صدا بگڑ خراکی غنہ لیسو ناگو سنانی ہے دہم بگلستان انتہا کی ناتوانی ہے امید گلشن جنت بہمن کی نشانی ہے مضامین تہ کی پیش کل امری تپانی ہے حسرتوں کی لڑائی لڑ سکتا نہیں ناوانی ہے صبا گلشن پر بنائی کا دانی ہے مری تم میں کیوں لڑو لڑو پڑو غم و غمی ہے خیال برین کیا ضعف کی ناوانی ہے وہیل ہر گوشہ وہ دانا ہر وہانی ہے بندہ ہی کا سنی ریشم کا گیند اڑاتی ہے دُور پہ سبز انکھیاں سترتی غفرانی ہے کمر کی بھاری دہن راز نہانی ہے بنی آنکھوں کی پردوں پر نہانی ہے گمانیہ یہ کیا بولا کہ پیغام زبانی ہے</p>	<p>اگر دیکھو پس وہ اپنی زرد و دی کا ہجوم خط پر تیرے کدوئی ابرو اسکے ستار گشت لکھو چاند سونچ سر کو مکت ہے ہینسا و گمانہ دل بوجہ جنک بخیر کا تھن ہزاروں بل کی نقشہ ناو ترا لکھ کا لپٹ کر فہرست ہنر جلی جوی صرصر بند ہی ہیں اپنی مشکین ماہر گیت گل گند ز باد کرتے ہیں حیا دت کے ہر وہ لگا کر غوطہ بحر فکر میں ہے ابر و پانی محبت کا سدا پائندہ ہونے کے ہون زر گل کی چمن ہر طرف پانا ہون گلکار ہنسین گلبدن باغ جہان میں درو کہنے وہ بیان دڑا پا تو غضا اسکے ہر ہکا ناول کا ہے حال حق کو وہ ہر حنا سر پاؤں گلزار اوس گل ہنار کی ہر ہر سحریات پا جامہ گلای جنسی نینفہ کمان ابر و مشر ناوک بلا گیسو کی ہر لکھا کسمتیں جو ہے کیا تار سونکا خطا و سکا دیکھو نابہ و ہر ہر ہر</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا

دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا
 دل کا غم نہ ملے تارک کی دلجوئی کا

غنقا کا کتب خانہ
 اسٹریٹ نمبر ۱۰۰
 لاہور

کتبہ ہی اپنی دینی سرین بیان کی کیوں منع دل خزلت و رخسار پر عارض چہن حسن خزلت و رخسار خط آیا چاہتا ہی مقدر کرم سے زور و زشت کی کارنامی کو دیکھنا یوسف و حسن یار کی گلشن مثال پس جاکھوت ہی کہ مجھ ناتواں کی فکر ایسا ہی رویہ یار خواہم الکتاب کا کاٹا ہی پارسے مری تو نکمہ مقدر دو دھڑل سوئی باؤں میں دیکھو گیسو زارند کو ہر نماز میں ہی یاد قد بار کوٹھی پہ جاکھ بیت زور و رکھ فصل خزان میں لہجہ آستور راضی نہیں ہر تہیہ خدائی کی کمال بوجھاؤ دیکھنا زنگل کے شکار غلام کی کمال کہنتی ہو کہ دشمن تیری دیاں تنگ ہو سکو جو ہر حق فی کیا ہو مہر سے ذرہ کو آفتاب مرغوب مصائب ہر شکار دیاں مجھ	اسلام میں بھی اتر الف کی سلام پھیلا ہوا کلاب پہ سنبھل کا دام خط کی قلم سے یار تو نکمہ کام حسن عذار یار کی مدت تمام سے صاف اعلیٰ فلک ستار و نکام لکڑا وہ چاند کا سے بہا و تمام سے مضمون کا دل میں جھڑک سوز و تمام یعنی الف ہی سیم و ہن لف لام گویا دہن میں کام زباجا تمام سے وہ دہن راست وہ سحر و وہ شام قدر قامت الصلوٰۃ زبان پر تمام مہلے ہمارے کان کی مائی کی باہم بلبل کے مرثیہ کو ہمارا سلام کفار کی زبان پر ہی ام رام بھی ہو چمن میں تہا می تمام سے سنگ خسان پہ تیغ ہر اک بی نیام کرتا سلام ہم کو ہر اک کے لایع روشن مجب ہو گیا جو امانت کا نام کیا کیا نری چکا تو ہی میر زبان
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو نوں سی بات دی کہیں کیا
 چہن چہن چہن چہن چہن چہن
 لکڑا وہ چاند کا سے بہا و تمام سے
 مضمون کا دل میں جھڑک سوز و تمام

۷۵

ایک دن چھانڈ لیکر اسٹیشن
 پانی کے بعد دست میں چھانڈ لیکر
 کاشا ہر اک دیکھتا ہی سوئی زبان
 مر جادو کا پلہ کل کو گلوں فرقی میں
 کس صندلی عذار پہ بنو لکھ لکھ
 ہے دودھ گرم لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

در کوی صوفی و ده کمالا در کمال
 روح کو اضطراب و جانی
 جلد خیر و بد و جانی
 باد صبا صوفی و جانی
 فصلی بود و کمالی
 نخل نخل و جانی
 سایه طبع و جانی
 آریه و جانی
 کف و جانی
 قیوم و جانی
 نه و جانی

[illegible]

آج کین شعلہ آواز نہ کرے
 آج کین شعلہ آواز نہ کرے
 آج کین شعلہ آواز نہ کرے
 آج کین شعلہ آواز نہ کرے

تار کشی و سپ تو اوڑھ کر کرنا
 قصد کیا جو ابر میں اوس گل کی
 تہا شکر بن ہن ہو گا سیر کو ہن
 میں شب فراق کے جو کہ آہ نشین
 آئی بہا رسا قیام شرب کیل
 تیری ہو نہیں بل پڑا قتل ہو نہیں
 زلف و راز قطع کی محسوس ہو نہیں

ہمکے زمین شہر میں ناؤن امانت اپنا کیا
 جب ہوئی اغیر میں اک در انظار الہیے یا علی

لخت دل اشک کے چادر سے سدایم
 آبر و کی سوساں میں غنیمت کو کم
 لطف مول کی گٹری سے کاسوئے
 ہو کی راضی نہ وہ اک حوت میں
 ہما کو پیر میں لاتی ہے بہا خطیر
 چشم جانان پیر اراد مج ہو نہیں
 مول کی شب سے خفا ہو کر کھانا یاد
 ناتوان ہوں سو نہ لسی جنو میں جگر
 تلخی غم کے سبب ہر کی ہوتی ہو تاکر
 پاؤں وہ کما تو میں ہونے کسا ہو غم

ہر شب ہر شب میں کیا ہی منہ ہر شب
 سبزہ فر دور تک کیا دشت میں شکر
 شاخ نبات ہو نہ پہن بات نبات کو
 جسم شمع کا پہنکا کئے لگی جل جلی
 پول کھیلے پہلے شجر ابرو ٹٹا ہوا
 تیری اور ہر ملک ملی مجھ یاد دہری غل
 جان چٹی عذاب سے روگ گیا بلانگی

یہ پیر اعلم آہ کا وہ پرچم ہے
 گوش گل میں پی ترلین گہر سیم
 خیرت عیش مانی میں بیت کم ہے
 پہلو لاف رام کو محذوف تو ثابت ہو
 صبح کا وقت ہے سبزہ پریان شہر ہے
 صف شرکان کر انگوٹھیں جفت نام ہو
 درجہ اند کبرین جلد کہ وہ ہم ہے
 تن لاف کو سے تار نفس کیا کم ہے
 حق میں عاشق کو نہ بات آچکا کرنا ہم ہے
 او کی ہو نہ ہونہ ہی سرخی مر لب وچم

ایسا دل کی آن کوئی دم کا ہون
 ایسا دل کی آن کوئی دم کا ہون
 ایسا دل کی آن کوئی دم کا ہون
 ایسا دل کی آن کوئی دم کا ہون

سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ
 روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو
 سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ
 روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو
 سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ
 روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو

آ نکسین میں لکین در و کما شکل ادا اتنا ہی نہیں چاہیے عاشق نظر آغا و محبت میں نہیں سیت کی ہید لند و کما شکل ای ہی طفل نہیں	سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سنتے ہیں کہ فرقت میں تر تیا ہر آفت
 جلد ایست بیدین ہے غفار کے

وہاں دلی گزشتہ سے جو نالہ کمال دریا میں پھنسل جو وہ ماؤں آک جسکو وہ قید عشق سے چاہے کمال وحشی ہی تیرے چشم کیہ طبع میں کہینو کہ روز ایک تاہم وہ صغ تیری کند و درو کما کھون تہ میں کسا دیوانہ تیرا جاری نہ صحر اکو اسی ہے رنگین وہ کلیں شعر کہ مر جابین جوہر عشق ہوں جو اسکو دیکھ کر کہہ دے اس گل کی طبع غیر یہ پائل ہی نہیں ملک عدم میں دور کو حشر تک مرا دل غیر کا حیدر ہو تو دلین آنکھ ہم بہشتی میں ہونے لکے کما نیش کر کو	جنت میں کسب میںکے رونق میں آک ٹوپی ہر اک جاب خوشی ہوا جہا کہ تیر کا طوق سو کی گردن میں آک آہر اشارہ پا تو آنکھ میں کما کہ ایسے ہیلا سے عاشق سے کما کہ مٹی کے پیدے قبر میں گرد مٹا کہ آہو کما طوق پیار سے گردن آک او کما نہیں لعلہ جو وہ میں میں کما کہ چپے ہزار عرق الفحال کے کوئی ہمارے دل سے کما نالہ کال اپنا دوشالہ وہ جو خاں سے پڈ آک نہ کما لکی جیسو نہ کوئی دیکھ ہا کہ کیوں کالیاں نہ وہ بہت شیریں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ
 روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو
 سو راجہ در کس بند کر دے وہاں کھانہ
 روزن تہا دی ہنرمیں دینے کو

پہلے پہلے ہی نصیب
 خیل توئی گریز کی کجی بالے
 یہیں عشق کی کڑواہی ہوئی
 چاکر عشق کا بوندہ ہو گیا
 کجاں کجاں کہنے لگے بیٹ گیا
 کجاں کجاں کہنے لگے بیٹ گیا

خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں
 خجائی کا قند و ہر کجاں

کیلا اپنی دہنت پر اوکھتے
 اوکھتے جاگتا غم و غم
 دہنت تو کی ایدل میں گیا
 کہیں گے منہ ہی اس وقت
 ای تو ہاتھ کا لگا لگا ہے
 وہ چکھتے کہ یا لگا لگا ہے
 خیال ظم سے دل یک گیا
 میں ہوں آتیا کی خجائی
 نہیں یوں پسینا جگر دانا
 ہاں انکسین میں لگا ہے
 میں میان موت کا لگا ہے
 رخصت طلب کرتا ہے
 اما تم کیا غم و غم
 نہ کہ یاد کرے میں
 کا نہیں ہی فوجی
 وہ کیا ہے کہ جس
 عشق کی فوجی
 حینان

تیرے سبز کا طوطی بولتا ہے
 مکان دل ہرن والی سیر ہے
 چمن ہی ابرہہ ٹھندی ہوا ہے
 اد اکافر کی پیغام قضا ہے
 تری ہو نہ ٹوچیں دنیا کا مرنے
 میرے رشک قمر کا نقش باہر
 خلک میں چاند کا وہ ہٹا لگا ہے
 بندھا مجھ پر یہ ناعن طوطیا ہے
 ترانا خج مجب مشک کا شہ ہے
 میرے بلیل کا طوطی بولتا ہے
 ہمیشہ اشک کا چمکا لگا ہے
 ہمارے دل لگانے کا مرنے
 کرو آرام کیا ٹھنڈی ہوا ہے
 کہ سو نہ کا نصیب جاگتا ہے
 وہ بحر حسن کسکا آشنا ہے
 کمان میں آج تک جگہ بند ہے
 غزالان غنن کی کیا خطا ہے
 بدم کی راہ کا ڈھرو لگا ہے
 نہ دین بوسہ فقیر و نکاح ہے

زمانہ طرخ پر بستلا ہے
 تصور خوش نگا ہونا کسا ہے
 مع گل باب گرم صحبت ہو تو لطف
 مہرانی آنکھیاں سنے مر گئے ہم
 نبات و شہد کی کیا اصل جانی
 جسے خورشید کہتا ہے زمانا
 سب بحر حسن ہی نسبت میں کیا ہوں
 تری ٹکڑوں میں کب رہ لگا یا
 گرہ کھل جاتی ہے عاشق کی دلگی
 دل شہیدا کا خواہاں ہی ہر اک گل
 شجر کیا آم کا ہر شاخ فرکان
 سستا ہو جو تلخ و ترش یا تین
 میں آہیں ہر رہا ہوں خلیل
 نہ پوچھے ہاتھ تک کیوں نہ کر رہو
 نہ آنا وصل کے جیو نہیں انہی ل
 کس لہر کے ہیں تیرا اندر نشان
 تری ٹکڑوں سے نسبت دی چین نے
 قدم رکھتے ہیں سب صف میں
 بتان کی غنن ایدل ہیں کیا مال

[illegible]

اگر تیرے چشم سے نظر نہ آئے
 تو تیرے دل سے غم نہ آئے
 اگر تیرے دل سے غم نہ آئے
 تو تیرے دل سے غم نہ آئے

مجھ دلفگار کو نہ شب بیدار
 ہوتا ہی مجھ کو قبر کی چادر کا شب بیدار
 کوئی چورانی پاتا نہیں تو نرس
 دینا بہشت ہی شب بہشت میں
 نسبت ضیائی ماہ کو نور خدیجی
 اوٹھا لگو کہ کوئی شب بیدار
 مارا ہی پر تو رخ جانان ز باغبان
 زلف سپین پر تو خسار دینا
 آیشنا کا اس کو شب بیدار
 آئی وہ ماہ شب کو یکایک ہو جان
 دیا میں نصف شب کو جہان کا
 جاتا ہوں یہ خوف خطر در شب کا
 ہو مجھ اسیر غم پہ شب بیدار
 کیفیت چمن شب میں یہ سیا
 سایہ میں ہر شجر کے عیان ہو جو
 آئی وہ دو ہفتہ کیام تو ہی آج
 دور آئینہ نگار شب بیدار
 ہوں بال جب سفید تو گر جا بستی
 خور و نکو کیا ہر انین بگوں نہ ہو

از تجھی کے حق میں ہر ہوا سی ہو جائے
 کیا ہو شب و قراق کرنے نور جائے
 ہو پاسبان خانہ ز نور جائے
 غلمان چاند پیش نظر ہو جائے
 اک کوہ کو بہانہ سکے طوہر جائے
 دل کا دکھا گئے ہمیں ناسو جائے
 ہونا ہماری قبر بر تادور جائے
 کہتی ہو بارگے شب ہو جائے
 دریای نور بنگلے تادور جائے
 ہو چاند نیلے ہول میں ہو جائے
 چمکاری ہو ساغر بلور جائے
 ہوتی ہو شاد و دیکھ کے زبور جائے
 دیکھو قصور دار ہی ہو جائے
 تاکے نیکون مراد ہو جائے
 دکھلا رہی ہو خوشہ انگور جائے
 ہو جو دہوین کو حسین مغرور جائے
 آئینہ کی طرح سے نہ ہو چور جائے
 کر دیتی ہو شمار کو مستور جائے
 سوچ ہی ہو چاند سی ہو دور جائے

چاہے چاہے چاہے
 چاہے چاہے چاہے
 چاہے چاہے چاہے
 چاہے چاہے چاہے

۸۱
 چاہے چاہے چاہے
 چاہے چاہے چاہے
 چاہے چاہے چاہے
 چاہے چاہے چاہے

اگر تیرے دل سے غم نہ آئے
 تو تیرے دل سے غم نہ آئے
 اگر تیرے دل سے غم نہ آئے
 تو تیرے دل سے غم نہ آئے

اے میری شہزادی! میں نے تجھے
 ایک عالم کو بخش کر دیا ہے جو
 ہر شے کو دیکھ کر اس کی کھجور
 کو کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ
 اس کی پیٹ بھر جائے۔
 اس کی پیٹ بھر جائے۔
 اس کی پیٹ بھر جائے۔

دل غافل از این است که در این عالم
 کس نیست که در این عالم
 راز حق را بداند و این را بداند
 که در این عالم کس نیست که بداند

بہوں جا میں ساری گئی کہ مقابلہ ہوا
 انہیں پڑتی کسلی ہر دو کہاں پہنچا
 آوی کسب فرشتہ ہوا تو نگار ہوا
 دیکھ کر تیری طرح کس کے ہیں ملک
 شکوہ میں ہم میں کہ مجھے سہو کیا
 کیوں معلوم کیط صیاد دیتا سزا

روی روشن ہو گا اسے ہر دستان ہوا
 دل میں چہ جاننا ترای پیرگان ہوا
 راہ بہولی غراں حکو و بیابان ہوا
 چاہا بل حکو چاہہ زخاں ہوا
 آنکہ تیری پہنچا ای چشم گریان ہوا
 بوستان قیر کو بل کو گستاں ہوا

ہو گا کہ عدہ امانت ہو وفا و بی وفا
 تجا کو ای سہا شکن کچھ ہند پیمان ہوا ہے

کس طرح سے عشق کو مار نہیں کرتی
 کس ظلم کو ہم دم دل گوارا نہیں کرتی
 تم جو سہا کا دنیا ہی گوارا نہیں کرتی
 اختیار کر لے بندہ کہ میں چہ میں کرتی
 اندر چہ جان دیتا ہی آنکھیں ہمارے
 پتھر گیتوں آنکھیں ماسی حسرت میں ہمارے
 پہلے ہی جواب ایسا ہمیں ملتا ہی ہر
 دریا ی غم و بچ میں گور ہو میں ہم
 اسی شک پری جو تماشا میں ہی ہم
 ہمارو کو عاشق ہیں ہم اچھریٹ لے
 آنکھیں ہی یاد آتی ہیں جب عین حق

کس وقت وہ اندو کو سنوارا نہیں کرتے
 شکوہ ترا پر ایچہ تم آرا نہیں کرتے
 ہم وہ ہیں دل ایسے پیارا نہیں کرتے
 تم تنگ گھاٹ او کو اوتارا نہیں کرتے
 جب تک رخ جانان کا نظار نہیں کرتے
 تم چشم مروت ہی اشارا نہیں کرتے
 دوسرے کا سوال ایسی دوبارہ نہیں کرتے
 پر بچ محبت ہی کنارا نہیں کرتے
 گر حور ہی کے تو نظار نہیں کرتے
 کس شہت میں مجھ کو کجا را نہیں کرتے
 ہم رشک ہو کر کس گل سہارا نہیں کرتے

۶۳

بہوں جا میں ساری گئی کہ مقابلہ ہوا
 انہیں پڑتی کسلی ہر دو کہاں پہنچا
 آوی کسب فرشتہ ہوا تو نگار ہوا
 دیکھ کر تیری طرح کس کے ہیں ملک
 شکوہ میں ہم میں کہ مجھے سہو کیا
 کیوں معلوم کیط صیاد دیتا سزا

دل غافل از این است که در این عالم
 کس نیست که در این عالم
 راز حق را بداند و این را بداند
 که در این عالم کس نیست که بداند

ایو کایا چھتا نہیں کو کوئی دین نہیں
 کیونکہ اکیلا نہیں دین نہیں
 ایو کایا چھتا نہیں کو کوئی دین نہیں
 کیونکہ اکیلا نہیں دین نہیں

وصل کی شب بھی امانت سہی و بسیر و بول
 اور کچھ آتا نہیں تمکو سوا تکرار کے

انگلی کسی کی سیر تو شل گئے شانے
 کیا کیا نہیں تے ہیں لگاؤ کی بہانے
 پونچا یا مجھے یا تنکے طبع سائے
 کیا باغ نہیں رنگ اپنا جابا ہر حنائے
 تربت پہ مگر شمع لگی اشک بہائے
 کہا یا ہر مری ہڈیوں کا مغر ہائے
 توڑا دل افلاک مری تیر دھائے
 پہ لگے شمع کو محفل میں جلائے
 اب تو وہ ہزاروں لگے ہوش اور لائے
 اسی گل محب کی خار دیا باد صبا لائے
 مین پائنتی رو یا کیا اور شمع سر لائے
 محبو جو ڈرا یا شب فرقت کی لائے
 شاعر لگے ایسے کی زلفوں کو نہ لائے
 چھپک کے ترچہ گال اپہر نہیں لائے
 دل کسکا چو رایا ہے منہم در دھائے
 پیدا اثر نہر کیا آب بقت لائے
 پیچھے کھلایا نہ کسی باد صبا لائے

بخششی ہے نزاکت یہ مہربت کو حد آئے
 غمگین اور مٹی کیا تو لگے اشک بہائے
 جاتا ہوں غم لینا دوسری ہر روز سنا
 پاتا نہیں اندر چھینو لگی کوئی جانی
 رویا نہ شب فن کوئی جبکہ سر ہائے
 کہتا ہے کہ کیا سگ یا چہا لائے
 سینہ پہ لگاتے ہیں کماندہ لائے
 یوسف کا بیان کرتی ہیں شمع لائے
 صیاد تو کیا بلبلین کش کرتی ہیں لائے
 اغیار تک لیکے گئے گھمٹ لائے
 پروانہ کی میت پہ سحر تک لائے
 دکھلایا وہیں نالہ سوز کا فیتلہ لائے
 کہتا ہے کوئی کالی بلا کوئی شب لائے
 ہی جس کی دیامین جہاں کا یہ جہت لائے
 کیونکہ ہاتھ بندھ رہیں مجھ تلامذہ لائے
 یاد لیطین بخش نے مارا مجھے آخر لائے
 دل تنگ ہا گلشن عالم میں ہمیشہ لائے

اس جھنڈا لانا امانت کا
 کیا عین صحت پر لگی رہے
 ساقی کی عین صحت پر لگی رہے
 باہر چلے عین صحت پر لگی رہے
 پہلے ملاز دور کیا چو چو رہے
 اس کا کچھ نہیں لگتا
 اس کا کچھ نہیں لگتا
 اس کا کچھ نہیں لگتا
 اس کا کچھ نہیں لگتا

جاتی ہیں ان کو کچھ نہیں لگتا
 جاتی ہیں ان کو کچھ نہیں لگتا
 جاتی ہیں ان کو کچھ نہیں لگتا
 جاتی ہیں ان کو کچھ نہیں لگتا

شربت صفت کو شربت کدو ازین
 ابرو شربت کدو ازین
 شربت صفت کو شربت کدو ازین
 ابرو شربت کدو ازین
 شربت صفت کو شربت کدو ازین
 ابرو شربت کدو ازین

نہیں اک تل کے برابر ہی مران خا
 شمع کیوں کرتی ہر ایک بلی گلشن خا
 نہیں تہی جو کہی طوق سرگردن کا
 مدین پرکھیں ہر تار جو تو سن خا
 خاندہ چشم نہ صوفت وزن خالی
 بت کدہ کدہ کے رہن جو بہر خالی
 ہوئی جو ہر سے الہی نہ یہ سن خا
 شمع کیوں کی ہر مر قہر دین خا
 دیکھا تپلی سے سدا دیدہ سن خا

عشق خال خ جانان میں گل کمال
 ہجر جانان میں خوش آتا نہیں کمال
 خاک قمری سے مر جہنم ہے شاید
 کوئی ترک ملک ایام کا خوابان ہو
 میری آنکھوں میں ہر تیرا تصویر است
 کا عشق نے مسی سحر کا لالچو
 خون عشاق سو تیغ اسکی رہی دستان
 شعلہ رو ہو تو تھا لطف جہان
 تنگ چشموں میں نہ نظر سے بہر

گزشتہ فلک تلک کوئی آں سخن
 غم نہیں رہو کہ میں بیان
 شمع کے مگر کہ میں بیان
 باتہ تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں
 دست قاتل تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں

ہے یار دنگا سدا قبر امانت پہ ہجوم
 یا خندا ہو کہی گندہ دفن خالے

دست نگین کو نہ اسکی گنہ گری
 ہر جہم کو نہ کہی بلیستان نیچے

۶۶
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں

ایسے پائے گا کمان پنجہ جہان کو
 سسکرائی کو نہ تیرے گل خندان کو
 جان پر کیل کے ہم گنہ گری
 گہر لو نیچے نہ لحد نہ سہلان کو
 ہم کم نہیں تک سبب چاہے زندان کو
 یکے ہر ایک پری تخت سلیمان کو
 میرا وصف جو قہر ہے زندان کو
 پیشوا ایک لیے خار حیلان کو

سر کشا یا تو ملی کوئے قاتل میں جگہ
 مرنے ہی بھول گئے کافر و دیندار مجھے
 دونا اپنا ہو عشق دفن میں منظر
 دل اگر بار کا ہو سیر ہوا پر رائل
 تنہیت کا ہو کیوں خانہ زرخیز میں
 میں وہ مجنون ہوں اوطا دل بندہ

ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں

کلاکسل میں لکھو نہ وہ کہیں
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں
 ہر صوفت کوئی تہدیکو لکھو نہ وہ کہیں

بیشتر است که در این کتاب آمده است که در این کتاب آمده است

پانی مانگینگ تم سہو کے تلواریں
 چلیں
 عشق و شہدائے مہین
 پھیلان لیتے ہیں در در کے عیار
 ہنوں کے غل اور شکر کی لعل
 نام تو ان کی ہی صورت ہے ای کوئی
 آہلے ناز و نفوس کے ای کوئی
 شوق و غم و دل دارہ کو یاد دلاؤ
 عیسے چورنگ

عشق کی منزل کو پہنچنے کے لئے
 فانی ہو کر دینا پڑتا ہے
 لافانی اور نادانی سے
 رہنے والے کو ہر لمحہ
 اپنے اس غم کو پہنچنے کے لئے
 حاکم کی نظر سے گزرتی ہے
 شام کی دیر سے پہلے
 لاشکریاں ہیں بل کی طرح
 ہر دم کا گھر ہے غم کا

جال انگلیوں کی چھوڑی ہوئی ہے میں نے سنبھل کر کہا کہ وہ جوڑہ اگر بیوی تری کھٹکا بھی رہتا ہی	بل کی رین کی کسیریں مرقار سے دہن اگر سناٹے کی پہنچ بھی مارو پہنوں میں یہ نہاں آتش کھڑا ہے
--------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------

ہاتھ امانت سے روٹھا یا تو ہی بھان جان
 پاؤں تیرے نہ کسی دن سر بازار سے

وہ گریہ پہلے پہلے تھا بکلا ہی غش آیا مجھ کو تو بولا ہر گز کا اکیلا نہ سیکڑہ دہری کو لے محروم کرین گدول جھٹ زردہ کا جس سے جسے جیون ہو جیون لے سکو کہہ لے ہوا اچھٹل ساقی میں غم کے کباب شنب صال چل کر لپٹ کر لپٹو اترے گھنٹہ میں ہی سیاہ بچی کا سوال کرتے ہیں کتنی دیر سے کلیم شراب پیر کو ساقی فری نہیں پیر پکارا در پر جو میں نے تو بولا جھلا شراب پیئے کا تھا ابر میں اچھڑے پسینا او سکرے تشیتن سے جی جا	سوچ سے پہلے ہی کچ آفتاب بکلا ہی اسی ہیہ نہو لوشے تازہ گلاب ہی ہر ایک عشق کی پیکر شراب بکلا ہی کہ گریہ سے لیکے یہاں خراب بکلا ہی عجب ہر کجا جان میں جھٹ بکلا ہی ہمارے نہ ہی جو نام شراب بکلا ہی کمان کی شرم کمان کا جی بکلا ہی ہماری بازی میں کس آفتاب بکلا ہی کہی ہی اس کے نہ سے جواں بکلا ہی یہ سیکڑہ سے جو ہو کر کباب بکلا ہی کہاں کا جان کو میری عذاب بکلا ہی کباب کو نہ کیوں آفتاب بکلا ہی عجب شام ہے آتش میں بکلا ہی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کسیکے غم نے رو لایا مگر امانت کو

۹۰
 غم خندان ہو گیا
 فانی ہو کر دینا پڑتا ہے
 لافانی اور نادانی سے
 رہنے والے کو ہر لمحہ
 اپنے اس غم کو پہنچنے کے لئے
 حاکم کی نظر سے گزرتی ہے
 شام کی دیر سے پہلے
 لاشکریاں ہیں بل کی طرح
 ہر دم کا گھر ہے غم کا

سب کو دینا ہے غم کا
 فانی ہو کر دینا پڑتا ہے
 لافانی اور نادانی سے
 رہنے والے کو ہر لمحہ
 اپنے اس غم کو پہنچنے کے لئے
 حاکم کی نظر سے گزرتی ہے
 شام کی دیر سے پہلے
 لاشکریاں ہیں بل کی طرح
 ہر دم کا گھر ہے غم کا

دھامین کر رہا ہوں عشق میں بارہم تھے
 صغریٰ

اوس دو قدری پنهانی اما منتی است که
 بیرون نشینان هر دو منتی است که
 خانه سر با زمین یک گدازی است که
 مندی اسکندر و قیصر طالع است که
 آری زمین و آسمان یک گدازی است که
 آری زمین و آسمان یک گدازی است که
 آری زمین و آسمان یک گدازی است که

[illegible]

[illegible]

<p> چور ہو کا سہ سہری کا نہ ساغر ٹوٹے ماہتہ صبا کا او خان اکبر ٹوٹے ہر چہ المین کو شیشہ کا نہ ساغر ٹوٹے دم مرا ٹوٹے پہ قاتل کا دھنجر ٹوٹے پاؤں ناحق مری ایگرہ شہر ٹوٹے آسمان بچ کا زیر فلک دہر ٹوٹے گہ کو دیکھا آون گر حال کا لگہ ٹوٹے نظر آئے ہیں پروبال کبوتر ٹوٹے زخم دل کا کوئی ٹانگا نہ تھما ٹوٹے سخت جانی سے عجب کیا ہو زخم ٹوٹے شیشہ ایک بین جیسے کوئی آخر ٹوٹے ٹوٹے دم ٹوٹے نکا تار نہ دم بہر ٹوٹے رشتہ عمر نازی عین نے پر ٹوٹے بالمش کلزار میں بالا کھنڈر ٹوٹے جہطجہ ہوک میں دانے پہ کبوتر ٹوٹے شیشہ کیا چیرے تھکے سے تو پھر ٹوٹے شبکو دو چار ستارچ جو برابر ٹوٹے طائر دل کا امانت نکوئی پر ٹوٹے موتی اسی ترنگریاں میں پر ٹوٹے </p>	<p> نہ لی شیشہ الہی الہی غطر ٹوٹے نیز دیتی سے جو اسکے مرا ایک پر ٹوٹے بہن وہ سبیل کہ دم اپنا ہی برابر ٹوٹے فرج کی وقت یہ کرتا نہ بین خان ٹوٹے ماہتہ آیا نہ کبھی شہر میں وہ مالٹا مجھ کو امین کی نظر سے جو گرد و پیاں دام میں ہنسنے چہرستہ بھڑکانی عمر ناسہ سبکی سے کی دل کشنی اونی ضرور نہ تھکان دمری تابوت کو تو خبردار ہر دم فرج نہ قاتل سے بہت حاصل زرقشان کا گرا زلف انور سے کون باعث آسرو عا شقی مجھ میں تنگ دام میں ہنسنے نہ پہنچے پڑک نہ ہنڈا او سکی بڑا سوجھ بوجھ نہ کیا پھر مرغ دل پرین مرا حال رخ جانان دل ناز کی دیر سے بجائے الہ بولا وہ گھر فر لگے لو فلک پر کمر بڑک اڑتسا یہ سینے کو تھنیں طرح یاد دوزخ المین جو ایک پل کو مرو </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عظمیٰ جو وہ
لطف منت کی بلاناغہ سر
چاہیے مگر گنج شہید کی لیے
میں نے زخاں عطا فرمایا منت
داغ و نشہ لگتا سچا ناراضی ہے
ہاؤ گریہ و زاری منت گئی درون چہ
آہستہ ہوتی ہے غارِ شکار
خونِ زخمین کی گونج ہے
لطف پہنچاؤ لکے لکے
سطحِ بال کی تہ کی گونج
میں نے لکھ لکھ کر

[illegible]

چکا چکون جو پیر اور نذرانہ
 اہل شوق و عشق
 کشتان چرخ پیر و دیوانہ
 ارج و کمال
 عشق گردن
 معجزی نامہ شوق
 روضہ سیاحی و سفر نامہ
 چکا چکون جو پیر اور نذرانہ
 اہل شوق و عشق
 کشتان چرخ پیر و دیوانہ
 ارج و کمال
 عشق گردن
 معجزی نامہ شوق
 روضہ سیاحی و سفر نامہ

ترا صانع زلفان تنگ ناف گستر
 دین سوی سحرش سرگستر
 زینت بیکر گلستان بویان
 زینت بیکر گلستان بویان
 زینت بیکر گلستان بویان
 زینت بیکر گلستان بویان

جای زندانین کین سپر بر و غشی گام تن ده نازک ہی کہ ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز کمد و ظالم سے کہ عاشق کو گوارا ہر گز مرگئی پری فلک مجھے کئی ل میں دم میں موت کی آخر کو ہنسنا طاری قامت یار سے رہیدین کہاں ہر گز چشم و لہار کی تیرفت میں کہ ہر گز ناتوان وہ ہوں کہ دم کل کو کہ ہر گز دل مضطرب کو نہیں ضبط فغان کا یا ہوں بے حس و حسرت کی جوت ہر گز بحث کرتی ہر گز شک چن کیا ہر گز	پر خدا خانہ تجویب کو آباد کر نصد کا ذکر جو اس شیخ سے خدا کر میرے ہوتے نہ کسی اور پہ ہیدا کر جسم کو خاک کبری خاک کو بر باد کر اور بیل پہ جباباغ میں صیاد کر قد کی دید آئینہ نہیں مٹا کر عین اشعار پہ لکھو نثر قلم صا کر کام نشتر کا یہاں نشتر نضا کر جس سے چاہی مری نالوں کی وہ فیروا کر ای گلو ہوں کر باغ میں صیاد کر کمد و بیل سے گلستان کا بیل با کر
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مین امانت ہوتا گرد و نکو استاد تو کیا
 حق تعالیٰ سے شاگرد و نکو استاد کری

دل سے افتادہ محرم میں اگر تم کرتے آشنا نشہ جسے چو نکلو اگر تم کرتے تم رولانی یہ نہیں منسکر اگر کشتی میں گل و بیل کا ہزار و نکو مرا ملجبا تا پناہ گانی کا مزا بر میں ہر سادہ کل تو کہ ہر گز نکو تصور میں جو ہوتا نہ جن	تمقے کو کی زبان سے بھی تمقے کرتے عین نکمون پہ نظر چاہی مردم کرتے یاد سب نوح کی طوفان کا تلاطم کرتے خندہ آئینہ اگر آپ نگاہ کرتے رقص طائوس ہی طرب ہی ترجم کرتے دل سے کیوں غیش فی ہشت میں آ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت

۱۰۵
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت

دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت
 دل کو کس سے امانت

دست نیکو - من کے چہرے کے لئے

[illegible]

و غور خط سی ہی رنگ لکھ وصف عار
جگہ فضل خدا سی اک بت کافر کی ہون
ہلاتا ہوں فلک کہ جو مردان پی ناؤی
خدا کو سامنے گردن کا بیگا بند است
جلانا آتش افروز کا کیا شکل ہو یا
انکر ربوہ یعنی میں مرا ملتا ہے نیا کا
نہ اونچا الگو ساعد چکر کا عین و گن
محبت میں کدو کے کلام جاتی ہیں گن
میں جس کے نہر گردان عجایب بنم کا
سرخ فیکر کا بو غیر کی غنیمت لینا
رکھی اند عزت عشق پین پن میں پن
لیا ہی برو قاتل کا بو عین غصہ میں

کلام اللہ کی کافر نے کہا نہ سنا
فرشتہ جانیں کہتا جہان کبریا
لہریاں لپٹ لپٹ کر زمین پر بہاؤ تھا
بتوں کو مگر کی سحر بہرین نہ کی کہانی
مروانوں اکثر آگ فرخ نہیں لگاتی
لبتہ یں جانان قند کی گویا آہٹائی
کلائی ہاتھ میں لیکر مرو و دل کو لپی
غبار خاطر آئینہ ہو خاک اوس سے صفائی
لحد پر متروک کی حرج فی چادر چڑھائی ہے
اڑا ہوا باغ ہو صبا طیل کی بن آئی ہے
ایک لایں جوان بہت کی طرف صبح آئی
جگہ دیکھو جا رہے یہ کیا تلو اور کہانی

پہنسی ہے عشق کو ہندو میں عیبِ امانت کی
مدد کو یا غلیٰ پو پھو دم مشکل ثابتی ہے

شہید وقت میں نائون نے جہاں پر دھماکا
 جہاں بھجیں کر سیاہی ہوگی انکو کوکب و
 حساب بے دانہ حشر پہچانے گا تو کدو
 نی پر روشنی اپنی لحد ترنگہ سستی میں
 ہوئی ہو تیز غیر سنگدل کو گالیان کیر

زمین کو زلزلہ ہی آسمان جگر پرین آیا
ہیان جنگو سپر زلزلہ فی دیوانہ بنایا
پیاسی عمر عمر خون جگر غم میں کدیا
چراغوں کو غم میں ہر سوس و فی دل جلایا
زباں کی تنگ خوب کسے تہر چٹایا ہے

کے تھے۔
دل میں مین سے ہو
کے گیا باغ میں پہلی پہلی صبا کی
نزد عین میں ہم اچھا چاہیں
یون ہی گانہ تھرا کر ہی میرا کہے
لوڑیا بیڑیاں نہ رہی اگر خوشنیں
ماتا کا کچھ لوٹا مرادو کہے
ہو کھا چاہا اگر خوشنیں میں تو

[illegible][illegible]

گیسو پانی کی بارش جو زمین میں
 ہوتی ہے اسے بارش کہتے ہیں
 اس بارش سے زمین پر پانی
 پڑتا ہے جس سے پھل پھول
 اُگتے ہیں اور انسان و جانور
 اس پانی سے شربت کرتے ہیں
 اس بارش کو ہوا کہتے ہیں
 جو زمین سے اُٹھتی ہے
 اس بارش کو بارش کہتے ہیں
 جو زمین سے اُٹھتی ہے
 اس بارش کو بارش کہتے ہیں
 جو زمین سے اُٹھتی ہے

ہیں قیامت بہشتی شرم و حیا کی باتیں
کبھی کتنا ہر نہات بھی اُستاد کہے

خط جو نکلا تو قصہ فیصل ہے
نیک بل تیری زلف لگا کیو نہ کہ
خط بہت بڑھ گیا ہے بنواؤ
دیکھتی ہیں وہ اپنی چہرہ تختی
کب کنارے پر جانے کی ہی گمن
ناک میں اس کے سبز کیل میں
طائر دل کو میرے کمرہ صدف
صندل اس کے ہر ناگ میں کچھ
خط ہر جلی لطف ہو نہ جب تک خال
بہم سے قاتل ہے دسین کچھ ٹیڑھا
خط نہیں اس کے روگو گلگون پر
زرد آندھی کا نشہ میں ہو گمان
زلف چانان پہ اوڑھ رہا ہر گلال
نشہ می بھی کیا طاسم ہی داہ
عاشق زلف کیوں نہ سر ٹکرائی
نہیں مٹا لگی صف میں لخت جگر
شعر ملتا ہی خون دل ہو کر

آج اکیلی جاگئے کل
 باغ میں آج کل
 ڈپال میں پہول بیچ میں
 روشنی میں یہ آج کل
 وطن پرستان پر عبور ہے
 ہر طرح سے ناز اور دکھ ہے
 وہ جہاز کے ساتھ پہل ہے
 ہمیں اکاموں میں جا رہا ہے
 ہر قسم کا مل ہے
 ہر قسم کا مل ہے

ایسی ہیئتوں میں جو کچھ ہو سکے
تو انہیں ہر حال میں استعمال کرو

نماز سے پہلے اور بعد میں
بسم اللہ کہنا بہت ضروری ہے

خداوند تعالیٰ ہماری دعا کو قبول فرمائے

رشتہ سادہ ہوا سنگ ساری
 غنیمت لطف کا تاج جو سر پہ
 کیا دہن کا دل اور رانی و گری
 دست بوس ہو گیا ابل سنا
 رشتہ سے دل بے صفا کلام

خون بہا کر جو مری لاکو پال کر دو
 بیڑیوں نے مراد نہ دینے میں بچا
 جیتے جی دید کا پکانہ چھٹا انگلیوں
 خار کے تاک میں پاپی پر گرد
 تو وہ خوش چشم سے جنگل میں پاپا
 چھکے کا ٹٹو نسری پاؤں آیا جو در
 اچھوٹوں میں جنگل میں تراوہنا پاؤں
 ہین میں ہی عیان نقش قدم خاتم
 دشت پر خار ہی کیا شہر کا چلنا حال
 آئینہ میں ہر صفائی نہ یہ بلور میں
 آئی جب فصل جنوں کو بگڑا کو قدم
 لاثی میں نے ہنسے سو تو یاد میں رکھ
 غشج آتا ہی تری یاد میں ارشک

کہی پابند حنا ہوں تمہاری تلو
 بچ گئے خار کے تکلیف سے باری تلو
 کوچہ گردی میں مہت کہی ہار تلو
 تنگے خوشے انگور ہمار تلو
 آئی انگلیوں سے لگائی گے چکار تلو
 خون کی دھاروں نے دیش میں ہار تلو
 جہن گئے خار میں لانا سے ہمار تلو
 کسکے دل میں نہیں چہتر ہین ہار تلو
 آدھی دور نے میں زخمی ہو سار تلو
 پشت پاسے نظر آتے ہیں ہار تلو
 دیدہ دل کے مجھ میں ہار تلو
 ایڑی چھو رہے تری ہار تلو
 حوریں ملاتی ہوں جنبت میں ہار تلو

پاؤں سے تین جانت گئے اوس گلکی نظر
 خاش خار کے قابل ہوں ہمارے تلو

کٹ میرے ہوں جلاؤ ناگر کی بچی
 دل میں لگا لگی بچی کی تار کی بچی
 دیکھوں اوش سے کو اچھوٹے شب غریب
 نہ کو اپنے گریبان میں جنوں کے تار

چاہیے قبر پر کا فوسر کی بچی
 جل اوٹھی رات کو ناسو مگر کی بچی
 ہو چھوٹوں میں مرے تار کی بچی
 یاد آئی جو سر رشک قمر کی بچی

عین حنا ہوں تمہاری تلو
 بچ گئے خار کے تکلیف سے باری تلو
 کوچہ گردی میں مہت کہی ہار تلو
 تنگے خوشے انگور ہمار تلو
 آئی انگلیوں سے لگائی گے چکار تلو
 خون کی دھاروں نے دیش میں ہار تلو
 جہن گئے خار میں لانا سے ہمار تلو
 کسکے دل میں نہیں چہتر ہین ہار تلو
 آدھی دور نے میں زخمی ہو سار تلو
 پشت پاسے نظر آتے ہیں ہار تلو
 دیدہ دل کے مجھ میں ہار تلو
 ایڑی چھو رہے تری ہار تلو
 حوریں ملاتی ہوں جنبت میں ہار تلو

کو میں نے تو سونے میں غم دید
 ناز کی سے دبی سوئی کی بچی
 بن گئے سونے کی تلو کو فوسر کی بچی
 کیلوسے پاؤں کی ہار کی بچی
 سر فار بہت سے لگا لگی بچی
 نام کیا زہرین تار سے لیا کی بچی
 بٹ کا ہے تو بچا رہے کی بچی

ہوں وہ دل سوئے ہون کی بچی
 مندی رنگ لاکش ہو کی بچی
 ہزار لاکھ لاکھ لاکھ کی بچی
 تمام شد دیوانہ کی بچی
 دلق شہزادی کی بچی

[illegible]MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

